غیبتِ امامِ زمانہ علیہ السلام
میں منتظرین کی ذمہ داریاں

کوئز

امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان

رہبر معظم حضرت آیت اللہ العظمی
خامنہ ای دامت برکاتہ نے فرمایا:

انتظار فرج کے معنی ظہور کے زمانہ یا انتظار کے مفہوم پر دل خوش کرنا اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا نہیں بلکہ منتظر انسان ایک مجاہد سپاہی کی طرح عدل و انصاف قائم کرنے اور ظہور کے اعلی اہداف کے قریب تر ہونے کی راہ میں تلاش و کوشش کرتا ہے۔ اور اپنی فردی اور اجتماعی تیاری اور آمادگی کے ذریعہ امام زمانہ (عج) کے ظہور کی راہ ہموار کرتا ہے۔

المہدیؑ ادارۂ تربیت اسلامی، آئی ایس او پاکستان

بسم الله الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَآئِهٖ فِيْ هٰذِهِ
السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَّحَافِظًا
وَّقَآئِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِيْلًا وَّعَيْنًا حَتّٰى
تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِيْهَا
طَوِيْلًا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

غیبتِ امام زمانہؑ
میں منتظرین کی ذمہ داریاں

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والحمد للہ رب العالمین، واشرف الصلاۃ واتم التسلیم علی سید الرّسل و الانبیآء ابی القاسم محمد و علیٰ آلہ الاطہار و صلی اللہ علیہم اجمعین

سَلامٌ عَلی آلِ یس، أَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا داعِیَ اللہِ وَرَبّانِیَّ آیاتِہِ، أَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا بابَ اللہِ وَدَیّانَ دینِہِ، أَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا خَلیفَۃَ اللہِ وَناصِرَ حَقِّہِ، أَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا حُجَّۃَ اللہِ وَدَلیلَ إِرادَتِہِ، أَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا تالِیَ کِتابِ اللہِ وَتَرْجُمانَہُ أَلسَّلامُ عَلَیْکَ فی آناءِ لَیْلِکَ وَأَطْرافِ نَہارِکَ، أَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا بَقِیَّۃَ اللہِ فی أَرْضِہِ، أَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا میثاقَ اللہِ الَّذی أَخَذَہُ وَوَکَّدَہُ، أَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وَعْدَ اللہِ الَّذی ضَمِنَہُ، أَلسَّلامُ عَلَیْکَ أَیُّہَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوبُ وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَۃُ الْواسِعَۃُ، وَعْداً غَیْرَ مَکْذُوبٍ[1]

ترجمہ: درود وسلام ہو آل یٰسین پر، درود وسلام ہو آپ پر اے مخلوق خدا کی طرف بلانے والے اور مظہر آیات الٰہی ، درود وسلام ہو آپ پر اے خدا

---

۱) (زیارت آل یٰسین)

(اور اس کے بندوں کے درمیان) واسطہ اور اس کے دین کے محافظ، سلام ہو آپ پر اے خلیفۂ خدا اور حق کی حمایت کرنے والے۔ سلام ہو آپ پر اے حجت خدا اور اس کے ارادے کی طرف رہنمائی کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے اللہ کی کتاب (قرآن پاک) کی تلاوت کرنے والے اور اس کے مفسر، سلام ہو آپؑ کی تمام رات اور تمام دن کی ساعتوں پر، درود و سلام ہو آپ پر اے خدا کی زمین میں اس کے بقیہ (نمائندہ)، درود و سلام ہو آپ پر اے خدا کے وہ (مضبوط) عہد و پیمان جو اس نے (اپنی مخلوق سے) لیا ہے اور اس (عہد و پیمان کو پورا کرنے کی) تاکید ہے۔

درود و سلام ہو آپ پر اے اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ جس کی اس نے ضمانت دی ہے۔ درود و سلام ہو آپؑ پر اے لہراتے ہوئے پرچم (علم) اور اے عطا کیے گئے علم، فریادرس، رحمت واسعہ اور ایسا وعدہ جو کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔''

عالم انسانیت کیلئے جو سب سے زیادہ نقصان دہ چیز ہوسکتی ہے وہ امام زمانہؑ سے دوری اور حضرتؑ کی معرفت کا نہ ہونا ہے۔

رسول اللہؐ سے مروی روایت میں وارد ہوا ہے کہ:

اَلْمَهْدِيُّ مِنْ وُلْدِي اسْمُهُ اسْمِي وَ كُنْيَتُهُ كُنْيَتِي أَشْبَهُ النَّاسِ بِي خَلْقاً وَ خُلْقاً يَكُونُ لَهُ غَيْبَةٌ وَ حَيْرَةٌ تَضِلُّ فِيهَا الْأُمَمُ ثُمَّ يُقْبِلُ كَالشِّهَابِ الثَّاقِبِ يَمْلَؤُهَا عَدْلاً وَ قِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً[1]

"میری اولاد میں سے مہدیؑ ہونگے، ان کا نام میرے نام پر اور ان کی کنیت میری کنیت پر ہوگی۔ خلقت اور اخلاق میں وہ سب سے زیادہ مجھ سے شباہت رکھتے ہونگے، انہیں غیبت کا مرحلہ درپیش ہوگا اور (ان کی غیبت میں) حیرت و سرگردانی کا دور دورہ ہوگا اور (اس سرگردانی کے باعث) کئی امتیں گمراہی کا شکار ہوجائیں گی پھر وہ شہاب ثاقب کی مانند ظاہر ہونگے اور

۱) الکافی، ج ۱، ص ۳۳۷

زمین کو عدل وانصاف سے ایسے ہی پُر کردیں گے جیسے کہ وہ اس سے قبل ظلم و جور سے پُر ہوچکی ہوگی۔''

امام زمانہؑ کے حوالے سے مختلف پہلوؤں پر بحث کی جاسکتی ہے، کہ جن میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ آنحضرتؑ کے زمانہ غیبت میں مکلف کی ذمہ داریاں اور آنحضرتؑ کا زمانہ غیبت میں ہم سے تقاضا کیا ہے۔

کیا صرف شوق دیدار مولا امام زمانہؑ کافی ہے؟

کیا انتظار کا معنی تیاری اور آمادگی ہے ؟

اور زمانہ غیبت سے متعلق خاص دعائیں کون سی ہیں؟

اسی طرح کے بہت سے سوالات ہیں جن کا ہم مختصر جواب دینے کی کوشش کریں گے۔اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہوئے کہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم امام زمانہؑ کی حقیقی معرفت حاصل کرسکیں

یہ کتابچہ غیبت امام زمانہؑ میں مکلف کی ذمہ داریوں کے عنوان سے مرزا محمد تقی موسوی الاصفہانی کی کتاب "وظیفۃ الانام فی غیبۃ الامام" سے اخذ کیا گیا ہے اور المہدیؑ ادارہ تربیت اسلامی نے اس کتابچہ کو ملت کے ان نوجوانوں کیلئے آمادہ کیا ہے جن کے دل عشق امام زمانہؑ میں دھڑکتے ہیں اور شب وروز اپنے مولا کے دیدار کے منتظر ہیں اور جاننا چاہتے ہیں کہ غیبت امام زمانہ میں انکی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم امام زمانہؑ ولی امر اور حجت خدا سے متعلق اپنی ذمہ داریاں ادا کرسکیں اور دعا ہے کہ ہمیں ان کے اعوان و انصار میں شمار فرمائے اور ان کے قدموں میں جام شہادت نوش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

المہدیؑ ادارہ تربیت اسلامی

آئی ایس او پاکستان

اعتقادی ذمہ داریاں

پہلی ذمہ داری: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی معرفت

اللّٰھمّ عرّفنی نفسک فانّک إن لم تعرّفنی نفسک لم أعرف نبیّک، اللّٰھُمّ عرّفنی رسولک فإنّک إن لم تعرّفنی رسولک لم أعرف حُجّتک، اللّٰھُمّ عرّفنی حجّتک فإنّک إن لم تُعرّفنی حُجّتک ضللتُ عن دینی۔

ترجمہ: ''اے اللہ مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر تو نے مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا نہ کی تو میں تیرے نبیؐ کی معرفت حاصل نہیں کرسکوں گا۔ اے اللہ مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر تو نے مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت عطا نہ فرمائی تو میں تیری حجت کی معرفت حاصل نہیں کرسکوں گا۔ اے اللہ مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا نہ فرمائی تو میں اپنے دین سے گمراہ ہوجاؤں گا۔''

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانے میں مکلف کی پہلی ذمہ داری، اعتقادی ذمہ داری ہے کہ وہ ذات بابرکات حضرت حجت علیہ السلام کی معرفت حاصل کرے اور آنحضرتؑ کی شخصیت کی معرفت حاصل کرے اور آنحضرتؑ کی امامت کے معنی کو درک کرے اور معرفت حاصل کرے اور اس معنی کا ادراک حاصل کرے کہ آنحضرتؑ امامؑ ہیں اور ان کی اطاعت (اللہ کی طرف سے) فرض کی گئی ہے۔

---

۱) بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۲۵۰

امام ابی جعفر محمد باقر علیہ السلام ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ:

إِنَّمَا يَعْبُدُ اللهَ مَنْ يَعْرِفُ اللهَ فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللهَ فَإِنَّمَا يَعْبُدُهُ هَكَذَا ضَلَالًا قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللهِ قَالَ تَصْدِيقُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَصْدِيقُ رَسُولِهِ ص وَ مُوَالَاةُ عَلِيٍّ ع وَ الِائْتِمَامُ بِهِ وَ بِأَئِمَّةِ الْهُدَى ع وَ الْبَرَاءَةُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ عَدُوِّهِمْ هَكَذَا يُعْرَفُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ۔

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ کی عبادت وہ شخص کرتا ہے جو اس کی معرفت رکھتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں رکھتا تو جو اس حال میں اللہ کی عبادت کرے گا وہ گمراہ ہے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا آپؑ پر قربان جاؤں، اللہ کی معرفت کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل کے وحدہ لا شریک ہونے کی تصدیق اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اور علی علیہ السلام کی ولایت وامامت اور آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کی ولایت و امامت کی تصدیق اور ان کے دشمنوں سے اظہارِ برأت کرنا، یہ ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت۔''

اسی معرفت کا ایک حصہ یہ ہے کہ انسان اس بات کو صحیح درک کرے کہ آنحضرتؑ عالم بشریت (انسانیت) کے نجات دہندہ اور (بھٹکی ہوئی) انسانیت کو دوبارہ صراط مستقیم پر واپس پلٹانے والے، حق کو اس کے اہل کو لوٹانے والے، اللہ کے احکام اور اس کے شریعت کو لاگو کرنے والے ہیں جیسا کہ زیارت آل یٰسین میں وارد ہوا ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللهِ وَدَيَّانَ دِينِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ اللهِ وَنَاصِرَ حَقِّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَدَلِيلَ إِرَادَتِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَالِيَ كِتَابِ اللهِ وَتَرْجُمَانَه۔

سلام ہو آپ پر اے باب اللہ اور اللہ کے دین کے محافظ، سلام ہو آپؑ پر خلیفۂ خدا اور اس کے حق کے ناصر و مددگار، سلام ہو آپ پر اے حجت خدا

۱) بحار الانوار۔ ج ۵۲، ص ۱۱۱

اور ارادۂ الٰہی کی طرف راہنمائی کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے کتاب اللہ (قرآن) کی تلاوت کرنے والے اور اس کی تفسیر بیان کرنے والے۔

دوسری ذمہ داری: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی امامت پر قائم رہنا

جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل فرمائی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔''

تو میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کو تو جانتے ہیں لیکن یہ اولی الامر کون ہیں جن کی اطاعت کا حکم اللہ تعالیٰ اور آپؐ کی اطاعت کے حکم کے ساتھ ذکر ہوا ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: اے جابرؓ، وہ میرے خلفاء ہیں اور میرے بعد مسلمانوں کے امام ہیں، ان میں سے پہلے علی ابن ابی طالبؑ ہیں پھر حسنؑ وحسینؑ، پھر علی ابن حسین، پھر محمد بن علیؑ جو تورات میں باقر کے لقب سے معروف ہیں اور اے جابر تم ان سے ملو گے اور جب ان سے ملو تو میری طرف سے انہیں سلام پہنچانا، پھر جعفر ابن محمد صادقؑ، پھر موسیٰ ابن جعفرؑ ہیں، پھر علی ابن موسیٰؑ، پھر محمد بن علیؑ، پھر علی ابن محمدؑ پھر حسن ابن علی ہیں، پھر (جو ہیں، ان کا نام) میرے نام اور (ان کی کنیت) میری کنیت پر ہوگی، وہ اللہ کی زمین پر اس کی حجت ہونگے اور اس کے بندوں میں اس کا بقیہ (نمائندہ) ہیں جو حسن (عسکریؑ) بن علی نقی کے فرزند ہونگے، انہی کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ زمین کے مشرق و مغرب کی فتح عطا فرمائے گا۔ اور وہی (مہدیؑ) ہیں جو اپنے شیعوں اور دوستوں سے ایسی غیبت میں رہے کہ ایسی غیبت میں کوئی بھی اپنے امامؑ کی امامت کے عقیدے پر قائم اور ثابت قدم نہیں رہ سکتا سوائے اُس شخص کے کہ جس کے دل کے ایمان کا امتحان اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہو۔

راوی کہتا ہے کہ جابر نے عرض کیا کہ اے رسول اللہؐ، کیا شیعہ آنحضرت کی غیبت میں ان

سے فائدہ اُٹھاسکیں گے؟ تورسول اللہؐ نے فرمایا، ہاں مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے مبعوث بہ رسالت فرمایا، ان کے شیعہ ان سے فائدہ حاصل کریں گے اور ان کی غیبت میں ان کے نور ولایت سے روشنی حاصل کریں گے جس طرح لوگ سورج سے فائدہ حاصل کرتے ہیں، اگرچہ بادلوں نے سورج کو ڈھانپ رکھا ہو، اے جابر، یہ اللہ تعالیٰ کا پوشیدہ راز ہے اور اس کا مخفی علم ہے جس کو اس نے اہل کے سوا ہر ایک سے مخفی رکھا ہے۔[۱]

اور روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ عصر غیبت میں مومنین سخت ترین آزمائشوں اور امتحانات میں مبتلا رہیں گے اور بہت سے لوگ حضرت حجۃ علیہ السلام کی امامت سے روگردان ہوجائیں گے اور کچھ لوگ ان کی امامت کے اعتقاد پر ثابت قدم رہیں گے اور اس سبب امتحانات اور آزمایشوں کی کثرت ہوگی۔ اس میں باطل راستوں کی طرف دعوت، شک میں ڈالنے والے لوگ اور آزمایشوں کی کثرت ہوگی جبکہ صبر قلیل ہوگا اور زمانہ غیبت طویل ہوگا۔

امام صادقؑ سے مروی ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا، اے منصور یہ امر (ظہور حجت) اس وقت واقع ہوگا کہ جب تم مایوس ہو چکے ہوگے، اللہ کی قسم (ظہور کا وقت) اس وقت تک نہیں آئے گا حتیٰ کہ تم ممتاز ہوجاؤ، حتیٰ کہ تم نکھر جاؤ، حتیٰ بدبخت بدبخت ہوجائے اور سعادت مند، سعادت مند قرار پائے۔[۲]

اور امام صادقؑ سے ایک حدیث راویت ہوئی جس میں فرماتے ہیں کہ اس صاحب الامر (امام مہدیؑ) کو غیبت درپیش ہوگی کہ اس غیبت میں اس کے دین سے تمسک کرنا انتہائی مشکل اور دشوار کام ہوگا۔ پھر فرمایا، صاحب امر کو غیبت درپیش ہوگی، بندوں کو چاہیے کہ (زمانہ غیبت میں) تقویٰ الٰھی اختیار کریں اور اس کے دین سے تمسک رکھیں۔[۳]

غیبت کبریٰ کا دور بہت طویل ہے، یہ دور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنین کیلئے امتحان اور

---

۱) قتاد۔ ایک درخت ہے جس کے کانٹے بہت بڑے ہوتے ہیں اور خرط القتاد، ان امور کیلئے مثال کے طور پر کہا جاتا ہے جو بہت ہی مشکل ہوں۔

۲) بحارالانوار۔ ج ۵۲، ص ۱۱۱۔

۳) ایضاً۔ ج ۵۲، ص ۱۱۳

آزمائشوں کا دور ہے تاکہ ان میں سے صاحب اخلاص لوگ پہچانے جاسکیں۔

امام موسیٰ ابن جعفرؑ سے روایت میں وارد ہوا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جب (آپ کے) ساتویں امامؑ کی اولاد میں سے پانچویں (امامؑ) غائب ہوجائیں گے تو اس وقت اللہ تمہیں اپنے دین پر ثابت قدم رکھے، اس وقت تم اپنے دین سے ہرگز جدا نہ ہونا۔ اے بیٹے اس صاحب امر کیلئے غیبت ضروری ہے۔ یہاں تک کہ وہ غیبت سے واپس پلٹیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس غیبت کے ذریعے اپنی مخلوق کا امتحان ہے۔[1]

بعض روایات مبارکہ میں اس کو "چھننی" سے تعبیر کیا گیا ہے کہ لوگوں اس وقت چھننی سے گزارا جائے گا جیسے (گندم کے) دانے چھننی سے گزارے جاتے ہیں تم ان میں سے جو صحیح وسالم ہیں وہ رہ جائیں اور جو خراب ہیں وہ نکل جائیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی روایت ہے کہ اللہ کی قسم تمہیں الگ کردیا جائے گا، اللہ کی قسم تمہیں آزمایا جائے گا، اللہ کی قسم تمہیں چھننی سے گذارا جائے گا جیسے گندم کے دانوں سے جڑی بوٹیوں کے بیجوں کو جدا کیا جاتا ہے۔[2]

ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں امام جعفر صادقؑ سے مروی اس حدیث کا مصداق قرار دے کہ جس میں رسول اللہؐ حضرت علیؑ کو وصیت فرماتے ہوئے فرمایا: اے علیؑ! ازروئے ایمان بہت ہی عجیب لوگ اور ازروئے یقین بہت ہی عظیم ہیں وہ لوگ جو آخری زمانے میں آئیں گے جنھوں نے نہ رسول اللہؐ کو دیکھا ہوگا اور ان کے زمانے کی حجت (امام زمان) بھی ان سے غیبت میں ہوگی۔ (اس کے باوجود) وہ بے چون وچرا (احکام دینیہ) پر ایمان رکھتے ہونگے۔[3]

تیسری ذمہ داری: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دشمنوں سے بیزاری

اللہ تعالیٰ نے جن ہستیوں کی اطاعت فرض کی ہے ان سے صرف محبت کرنا ہی کافی نہیں

---

1) بحارالانوار۔ ج ۵۲، ص ۱۱۴

2) وسائل الشیعہ۔ ج ۲۷، ص ۹۲۔

3) مفاتیح الجنان، زیارت آلِ یٰسین

ہے بلکہ ان کے دشمنوں سے برأت اور بیزاری بھی ضروری ہے اور اہمیت میں یہ دونوں چیزیں مساوی ہیں اور صحیح اعتقاد کے محقق ہونے کیلئے ان دونوں کا اکٹھا تکمیل ہونا ضروری ہے اور اسی چیز کی طرف زیارت آل یٰسین میں اشارہ کیا گیا ہے کہ:

مَوْلَایَ شَقِیَ مَنْ خَالَفَکُمْ وَ سَعِدَ مَنْ أَطَاعَکُمْ فَاشْهَدْ عَلَی مَا أَشْهَدْتُكَ عَلَيْهِ وَ أَنَا وَلِيٌّ لَكَ بَرِیءٌ مِنْ عَدُوِّكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِيتُمُوهُ وَ الْبَاطِلُ مَا سَخِطْتُمُوهُ وَ الْمَعْرُوفُ مَا أَمَرْتُمْ بِهِ وَ الْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ فَنَفْسِي مُؤْمِنَةٌ بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ بِرَسُولِهِ وَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ بِكُمْ يَا مَوْلَایَ أَوَّلِكُمْ وَ آخِرِكُمْ وَ نُصْرَتِي مُعَدَّةٌ لَكُمْ وَ مَوَدَّتِي خَالِصَةٌ لَكُمْ آمِينَ آمِينَ

ترجمہ: اے مولا بدبخت ہے وہ دشمن جس نے آپؑ کی مخالفت کی اور وہ شخص سعادت مند ہے جس نے آپؑ کی اطاعت کی، پس گواہ رہیے گا اس چیز پر کہ جس پر میں نے آپؑ کو گواہ قرار دیا ہے۔ میں آپؑ کو دوست رکھتا ہوں اور آپؑ کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرتا ہوں، پس حق وہ چیز ہے کہ جس پر آپؑ راضی ہوئے اور باطل وہ چیز ہے کہ جس سے آپؑ ناراض ہوئے اور معروف وہ چیز ہے کہ جس کا آپؑ نے حکم دیا اور منکر وہ ہے کہ جس سے آپؑ نے منع فرمایا، پس میرا نفس اللہ واحدہ لاشریک پر اور اس کے رسولؐ اور امیر المومنینؑ اور دیگر تمام آئمہ علیہم السلام پر ایمان رکھتا ہے اور آپؑ پر ایمان رکھتا ہے، اے میرے مولاؑ اور آپؑ (اہل بیتؑ) میں سے اول پر اور آخر پر ایمان رکھتا ہوں اور میری مدد و نصرت آپؑ کیلئے حاضر ہے اور میری محبت و دوستی آپ کیلئے خالص ہے۔ آمین

☆☆☆☆☆

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ارتباط

چوتھی ذمہ داری: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مرتبط اور پیوستہ رہنا

امام حجتؑ سے مرتبط اور متصل رہنے کا مطلب ہے کہ آدمی اپنے مال سے امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کو ہدیہ (خمس وصدقات کی صورت میں) ارسال کرے۔ مفضل ابن عمر سے مروی ہے کہ ایک دن میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ میرے پاس ایک چیز تھی جو میں نے حضرتؑ کی خدمت میں پیش کی۔ حضرتؑ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ تو میں نے عرض کیا یہ آپؑ کے دوستوں اور غلاموں کی طرف سے (آپؑ کیلئے) ہدیہ ہے۔ مفضل کہتے ہیں کہ حضرتؑ نے مجھ سے فرمایا کہ اے مفضل یہ ہدیہ میں قبول کرتا ہوں اور یہ میں اس لیے قبول نہیں کرتا کہ مجھے اس کی ضرورت ہے بلکہ اس لیے قبول کررہا ہوں کہ تمہارے (اموال) پاکیزہ ہوجائیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے اپنے پدر گرامی سے سنا کہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک سال گذر جائے اور کوئی شخص اور اپنے مال میں سے (ہمارا ہدیہ) کم ہو یا زیادہ ہم تک نہ پہنچائے۔ تو اللہ بروز قیامت اس پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادے۔

پھر فرمایا اے مفضل یہ فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمارے شیعوں پر فرض فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّحَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ"

(کہ تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے حتیٰ کہ اپنی پسندیدہ چیز کو "راہ خدا میں" خرچ کرو)۔

---

۱) سورہ آل عمران۔ آیہ نمبر ۹۲

پس ہم (اہلبیتؑ) ہی وہ "برّ" تقویٰ، راہ ہدایت اور باب تقویٰ ہیں۔ ہماری دعاؤں کو اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا۔ پس تم حلال وحرام پر توجہ رکھو اس بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا اور جس مفہوم اور مطلب سے تم آگاہ نہیں ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کو تم سے پوشیدہ رکھا ہے اس کے بارے میں فقہاء سے ہرگز سوال نہ کرنا۔[۱]

تفسیر عیاشی میں نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا گیا کہ

"وَ الَّذِينَ يَصِلُونَ ما أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَل"[۲]

(کہ وہ لوگ کہ جس چیز کے پہنچانے کا اللہ نے حکم دیا ہے پہنچاتے ہیں) سے کیا مراد ہے۔؟

تو حضرتؑ نے فرمایا کہ (اس سے مراد) امامؑ کا حصہ ہے۔ ہر سال چاہے کم ہو یا زیادہ۔ پھر امامؑ نے فرمایا، یہ حصہ وصول کرنے کا مقصد (تمہارے اموال کو) پاکیزہ کرنا ہے۔[۳]

کثرت سے ایسی روایات وارد ہوئی ہیں جن میں امامؑ کا حصہ ادا کرنے والے مومن کے اجر کا ذکر ہوا ہے۔ امام صادقؑ سے ایک روایت میں آپؑ کے آباء طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص دنیا میں میرے اہلبیتؑ کو ایک قیراط دے گا تو اس کا بدلہ بروز قیامت میں اس کو قنطار سے دونگا۔[۴]

یہ تھا آخرت کا ذکر، لیکن دنیا میں بھی حاجات کی برآوری کے سلسلے میں صلہ امامؑ بہت زیادہ موثر ہے اور بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جس شخص کی بارگاہ الٰہی میں کوئی حاجت ہو اسے چاہیے اولیاء اللہ، معصومین علیہم السلام سے ان کے صلہ (ہدیہ) کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل کرے۔ خاص کر امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کا صلہ۔

---

۱) بحار الانوار، ج ۹۳، ص ۲۱۶

۲) سورہ رعد۔ آیہ نمبر ۲۱

۳) بحار الانوار۔ ج ۹۳، ص ۲۱۶

۴) بحار الانوار، ج ۹۳، ص ۲۱۵

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ تم اپنے اموال سے آل محمدؐ کا صلہ (ہدیہ) ادا کرنا ترک نہ کرنا، جو شخص دولت مند ہے وہ اپنی دولت مندی کے حساب سے اور جو شخص فقیر ہے وہ اپنے فقر کے اعتبار سے امام کا صلہ ادا کرے اور جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اہم حوائج کو برلائے تو اسے چاہیے کہ آل محمدؐ سے اور ان کے شیعوں سے صلہ کرے اور اپنے مال سے ان کی حاجات پوری کرے۔[۱]

تو یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم اپنے امام غائبؑ جو ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں تک اپنا ہدیہ کیسے پہنچائیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مال جو ہم نے (امام مہدیؑ عجل اللہ فرجہ الشریف) کے لیے آمادہ کیا ہے۔ اس کو ان امور میں خرچ کریں جہاں امامؑ کی رضا معلوم ہے جیسے ان مجالس کے انعقاد پر خرچ کرنا جس میں ان کے ذکر کو زندہ کیا جائے یا ایسی کتابیں چھاپی جائیں جن کے ذریعے لوگوں کو امامؑ کی معرفت حاصل ہو اور اس طرح لوگ امامؑ سے تقرب حاصل کریں یا موالیان امامؑ کی خدمت میں امام عصرؑ کے ہدیہ کے عنوان سے کوئی ہدیہ پیش کیا جائے۔

پانچویں ذمہ داری: امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے قلبی رابطہ

حب اور مودت قلبی امر ہے اور ایک مومن انسان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اہل بیت علیہم السلام سے محبت کریں اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے (قرآن پاک میں) اس آیہ شریفہ میں دیا ہے:

"قُل لَّآ أَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ أَجۡرًا إِلَّا ٱلۡمَوَدَّةَ فِي ٱلۡقُرۡبَىٰ"[۲]

(کہ اے رسولؐ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اپنے قریبیوں سے محبت کے سوا کوئی اجر طلب نہیں کرتا)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے فرمایا، اے محمدؐ کیا انہیں (اپنے

---

۱) بحار الانوار۔ ج ۹۳، ص ۲۱۶

۲) سورہ شوریٰ۔ آیہ نمبر ۲۳

برحق جانشینوں کو) دیکھنا چاہتے ہو؟ فرمایا! ہاں، فرمایا: آگے بڑھو، جب میں آگے بڑھا تو وہاں علیؑ ابن ابی طالبؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی ابن حسینؑ، محمد بن علیؑ، جعفر ابن محمدؑ، موسیٰ ابن جعفرؑ، علی ابن موسیٰؑ، محمد ابن علیؑ، علی ابن محمدؑ، حسن ابن علیؑ اور حجت القائم عجل اللہ فرجہ الشریف ان کے درمیان گویا کہ درخشاں ستارے کی مانند تھے، تو (رسول اللہؐ نے فرمایا) میں نے عرض کیا، اے میرے رب یہ کون ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ آپکے جانشین ہیں اور (جب میں نے بارہویں کو دیکھا تو فرمایا) یہ (حجت القائم) ہیں۔ یہ میرے حلال کو حلال قرار دے گا اور میرے حرام کو حرام قرار دے گا اور میرے دشمنوں سے انتقام لے گا۔ اے محمدؐ انہیں دوست رکھو، کیوں کہ میں انہیں دوست رکھتا ہوں اور جوان کو دوست رکھے اسے بھی دوست رکھتا ہوں۔ [۱]

اور محبت جب دل میں جاگزین ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس محبت کے آثار انسان کے اعضاء و جوارح، چال چلن، اعمال و کردار سے بھی ظاہر ہوں۔ پس انسان کے اعمال و کردار ایسے ہونے چاہئیں جیسے امام عصرؑ کا حکم ہو اور جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہو۔ اگر ہماری محبت سچی ہے تو ہمیں امامؑ کی اطاعت کرنی چاہیے کیونکہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت گزار ہوتا ہے۔ [۲]

چھٹی ذمہ داری: امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے تجدید بیعت کرنا

اس سے مراد یہ ہے کہ مومن انسان اپنے دل میں امام عصرؑ کی نصرت اور مدد کرنے کا پختہ عزم کرلے اور جب حضرتؑ ظہور فرمائیں تو آپؑ کی ہمراہی میں ان کے دشمنوں سے جنگ کیلئے تیار ہے اور حضرتؑ کے امر و نہی کو سنے اور خود کو پورے وجود کے ساتھ ان کی بارگاہ میں پیش کرے۔

دعائے عہد جو امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے میں وارد ہوا ہے کہ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي هَذَا وَ مَا عِشْتُ مِنْ أَيَّامِي عَهْداً وَ عَقْداً وَ بَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي لَا أَحُولُ عَنْهَا وَ لَا أَزُولُ أَبَداً اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي

---

۱) بحار الانوار۔ ج ۳۶، ص ۲۲۳

۲) بحار الانوار۔ ج ۷۵، ص ۱۷۴

مِنْ أَنْصَارِهِ وَ أَعْوَانِهِ وَ الذَّابِّينَ عَنْهُ وَ الْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِهِ وَ الْمُحَامِينَ عَنْهُ وَ السَّابِقِينَ إِلَى إِرَادَتِهِ وَ الْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔[1]

اے اللہ! میں ان (امام عصرؑ) کے ساتھ عہد و پیمان کی تجدید کرتا ہوں۔ آج کے دن کی اس صبح میں اور جب تک میں زندہ ہوں، اُس وقت تک کیلئے، اُن (حضرت ولی العصرؑ) کا عہد و پیمان اور ان کی بیعت میری گردن پہ ہے، اس سے ہرگز روگردان نہیں ہونگا اور نہ اس کو اپنی گردن سے اتار پھینکوں گا۔

اے اللہ مجھے ان کے اعوان و انصار میں سے قرار دے، مجھے ان کا دفاع کرنے والوں، ان کے حوائج کی برآوری کیلئے ان کی طرف تیزی سے بڑھنے والوں، ان کے امر و نہی کو بجالانے والوں، ان کی حمایت کرنے والوں، ان کے ارادہ (مقصد) کا انجام دینے والوں کا پیشرو قرار دے اور ان کے حضور میں شہید ہونے والوں میں سے قرار دے۔

ساتویں ذمہ داری: امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی نیابت میں حج ادا کرنا

روایت میں ہے کہ ابا محمد الدعلجی کے دو بیٹے تھے، ابا محمد مکتب تشیع کے بہترین اور صاحب خیّر افراد میں سے تھے اور انہوں نے (آئمہؑ سے) بہت سی احادیث سن رکھی تھیں، ان کا ایک بیٹا تو راہِ راست اور راہِ حق پر تھا، اس کا نام ابوالحسن تھا اور وہ مردوں کو غسل دیتا تھا اور دوسرا بیٹا کسی بدعتی مسلک کا پیروکار تھا، ابومحمد کو کسی نے صاحب الزمانؑ کی طرف سے حج کرنے کیلئے (نیابتی حج کیلئے) مال دیا۔ انہوں نے اس میں سے کچھ مال اپنے اسی فاسد بیٹے کو دے دیا۔ ابومحمد حج کو چلے گئے۔ جب حج سے واپس پلٹے تو انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک جگہ میں کھڑا تھا کہ میرے ایک طرف ایک خوبصورت اور سفید رنگ جوان، دعاء و تضرع و زاری میں مصروف تھا، بہترین صورت میں اعمال انجام دے رہا تھا، جب لوگ متفرق ہو گئے تو میری طرف متوجہ ہوا اور کہا!

اے شیخ تمہیں شرم نہیں آتی؟

---

[1] بحار الانوار۔ ج ۵۳، ص ۹۵

(وہ کہتے ہیں) میں نے کہا، اے میرے سردار کس بات سے؟

انہوں نے کہا آپ کو کسی کے حج (نیابتی) انجام دینے کیلئے مال دیا گیا تو اس میں سے تو نے فاسق اور شرابی آدمی کو کچھ حصہ دے دیا۔ عنقریب تمہاری یہ آنکھ ضائع ہوجائے گی۔ (اور میری آنکھ کی طرف اشارہ کیا) اور میں اس وقت سے ڈر اور خوف میں مبتلا ہوں۔

یہ واقعہ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان نے بھی سنا، وہ کہتے ہیں کہ ان کے حج سے واپس آنے کے بعد ابھی چالیس دن بھی نہیں گذرے تھے کہ شیخ کی وہ آنکھ زخمی ہوکر ضائع ہوگئی جس کی طرف اُس سید نے اشارہ کیا تھا۔

آٹھویں ذمہ داری: امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کو اپنی دعاؤں میں خود پر مقدم رکھنا

اس کی وضاحت بہت سے شواہد کی روشنی میں ہوسکتی ہے۔ انہیں شواہد میں سے امامؑ زین العابدینؑ سے منقول دعائے عرفہ میں بھی ہے جس میں آنحضرتؑ اللہ تعالیٰ کی تمجید اور بزرگی بیان فرمانے کے بعد فرماتے ہیں۔

" أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَيَّدْتَ دِينَكَ فِي كُلِّ أَوَانٍ بِإِمَامٍ أَقَمْتَهُ عَلَماً لِعِبَادِكَ وَّمَنَاراً فِي بِلادِكَ، بَعْدَ أَنْ وَصَلْتَ حَبْلَهُ بِحَبْلِكَ، وَجَعَلْتَهُ الذَّرِيعَةَ إِلَى رِضْوَانِكَ، وَافْتَرَضْتَ طَاعَتَهُ، وَحَذَّرْتَ مَعْصِيَتَهُ، وَأَمَرْتَ بِامْتِثَالِ أَمْرِهِ، وَالانْتِهَاءِ عِنْدَ نَهْيِهِ، وَألا يَتَقَدَّمَهُ مُتَقَدِّمٌ، وَلا يَتَأَخَّرَ عَنْهُ مُتَأَخِّرٌ، فَهُوَ عِصْمَةُ اللائِذِينَ، وَكَهْفُ الْمُؤْمِنِينَ، وَعُرْوَةُ الْمُتَمَسِّكِينَ، وَبَهَاءُ الْعَالَمِينَ أَللّٰهُمَّ فَأَوْزِعْ لِوَلِيِّكَ شُكْرَ مَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيْهِ، وَأَوْزِعْنَا مِثْلَهُ فِيهِ، وَآتِهِ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَاناً نَصِيراً، وَافْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيراً، وَأَعِنْهُ بِرُكْنِكَ الأَعَزِّ، وَاشْدُدْ أَزْرَهُ، وَقَوِّ عَضُدَهُ، وَرَاعِهِ بِعَيْنِكَ، وَاحْمِهِ بِحِفْظِكَ، وَانْصُرْهُ بِمَلائِكَتِكَ، وَامْدُدْهُ بِجُنْدِكَ الأَغْلَبِ وَأَقِمْ بِهِ كِتَابَكَ وَحُدُودَكَ، وَشَرَائِعَكَ وَسُنَنَ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَأَحْيِ بِهِ مَا أَمَاتَهُ الظَّالِمُونَ مِنْ مَعَالِمِ

دِينِكَ، وَاجْلُ بِهِ صَدَأَ الْجَوْرِ عَنْ طَرِيقَتِكَ، وَأَبِنْ بِهِ الضَّرَّآءَ مِنْ سَبِيلِكَ، وَأَزِلْ بِهِ النَّاكِبِينَ عَنْ صِرَاطِكَ، وَامْحَقْ بِهِ بُغَاةَ قَصْدِكَ عِوَجاً، وَأَلِنْ جَانِبَهُ لأَوْلِيَآئِكَ، وَابْسُطْ يَدَهُ عَلَى أَعْدَائِكَ، وَهَبْ لَنَا رَأْفَتَهُ وَرَحْمَتَهُ وَتَعَطُّفَهُ وَتَحَنُّنَهُ، وَاجْعَلْنَا لَهُ سَامِعِينَ مُطِيعِينَ، وَفِي رِضَاهُ سَاعِينَ، وَإِلَى نُصْرَتِهِ وَالْمُدَافَعَةِ عَنْهُ مُكْنِفِينَ، وَإِلَيْكَ وَإِلَى رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ اللَّهُمَّ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِذَلِكَ مُتَقَرِّبِينَ أَللَّهُمَّ وَصَلِّ عَلَى أَوْلِيَآئِهِمُ الْمُعْتَرِفِينَ بِمَقَامِهِمْ، الْمُتَّبِعِينَ مَنْهَجَهُمْ، الْمُقْتَفِيْنَ آثَارَهُمْ، الْمُسْتَمْسِكِينَ بِعُرْوَتِهِمْ، الْمُتَمَسِّكِينَ بِوَلاَيَتِهِمْ، الْمُؤْتَمِّينَ بِإِمَامَتِهِمْ، الْمُسَلِّمِينَ لأَمْرِهِمُ الْمُجْتَهِدِيْنَ فِي طَاعَتِهِمْ، الْمُنْتَظِرِيْنَ أَيَّامَهُمْ، الْمَادِّينَ إِلَيْهِمْ أَعْيُنَهُمْ، الصَّلَوَاتِ الْمُبَارَكَاتِ الزَّاكِيَاتِ النَّامِيَاتِ الْغَادِيَاتِ، الرَّائِحَاتِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ، وَاجْمَعْ لَى التَّقْوَى أَمْرَهُمْ، وَأَصْلِحْ لَهُمْ شُؤُونَهُمْ، وَتُبْ عَلَيْهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَخَيْرُ الْغَافِرِينَ، وَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِي دَارِ السَّلاَمِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الراحمين۔

ترجمہ: پروردگارا، تو نے ہر زمانے میں اپنے دین کی تائید ایک ایسے امامؑ کے ذریعے فرمائی جس کو تو نے بندوں کیلئے نشان راہ بنایا اور شہروں میں مینار (ہدایت) بنایا جبکہ تم نے اپنے عہد و پیمان اطاعت کو اس کے عہد و پیمان اطاعت سے متصل کیا ہے، جسے تو نے اپنی رضا و خوشنودی کا ذریعہ قرار دیا، جس کی اطاعت فرض قرار دی ہے، جس کی نافرمانی سے ڈرایا، جس کے احکام کے بجالانے اور اس کی نہی پر باز رہنے کا حکم دیا اور یہ کہ کوئی آگے بڑھنے والا آگے نہ بڑھے اور کوئی پیچھے رہ جانے والا اس سے پیچھے نہ رہ جائے۔ وہ پناہ طلب کرنے والوں کیلئے حفاظت کا سامان، اہل ایمان کیلئے

۱) صحیفہ سجادیہ۔ دعائے یوم عرفہ

جائے پناہ، دامن تھامنے والوں کیلئے مضبوط سہارا، اورتمام جہانوں کی رونق وزیبائی ہے۔اے میرے رب! اپنے ولی وپیشوا کے دل میں اس انعام پر شکر ادا کرنے کا الہام فرما جو انعام اسے بخشا ہے اور اس کے وجود کے باعث ویسا ہی شکر کرنے کا جذبہ ہمارے دلوں میں بھی پیدا فرما اور اسے اپنی طرف سے ایسا تسلط عطا فرما جس میں سراسر مدد ونصرت پہنچے اوراس کیلئے کامیابی کی راہ آسانی کے ساتھ کھول دے اوراپنے مضبوط سہارے سے اس کی مدد فرما اوراس کی پشت کومضبوط اور بازوکوقوی کراوراپنی نظرِتوجہ سے اس کی حفاظت اوراپنی نگہداشت سے اس کی حمایت فرمااوراپنے فرشتوں کے ذریعے اس کی مدداوراپنی غالب آنے والےلشکروں سے اس کی مدد و نصرت فرمااوراس کے ذریعے اپنی کتاب وحدوداوراحکام اوراپنے رسول (اللہ کی طرف سے ان پر درود وسلام ہو) کی سنتوں (طریقوں) کوقائم فرما اور ان کے ذریعے دین کے ان علائم ونشانات کو دوبارہ زندہ کر جنہیں ظالموں نے مٹاڈالا ہے اورظلم و جور کے زنگ کو اپنی شریعت سے دور کردے اوراپنے راستے کی دشواریوں کو برطرف فرمااور جولوگ تیرے راہ حق سے روگردانی کرنے والے ہیں انہیں ختم فرما دے اور جولوگ تیرے راہ راست میں کجی پیدا کرتے ہیں انہیں نیست و نابودفرما دے اوراسے اپنے دوستوں کیلئے نرم وبردبارقرار دے اوردشمنوں پر (غلبہ حاصل کرنے کیلئے)اس کے ہاتھ کھول دے۔اورہمیں اس کی طرف سے رافت ورحمت اورشفقت ومہربانی عطا فرما اوراس کی بات پرکان دھرنے والا اوراس کی خوشنودی کیلئے کوشاں رہنے والا،اوراس کی مدد ونصرت اور دشمنوں سے دفاع کے سلسلہ میں مدددینے والااوراس وسیلہ سے تجھ سےاورتیرے رسولؐ (اے خدا ان پرتیرا درود وسلام ہو) سے تقرب چاہنے والاقرار دے۔اے اللہ ان کے دوستوں پر بھی رحمت نازل فرما جوان کے مقام ومرتبہ کے

معترف ہیں اور ان کے طریق اور مسلک کے تابع، ان کے نقش قدم پر گامزن اور ان کے دین سے وابستہ، ان کی ولایت اور دوستی سے تمسک رکھنے والے ہیں۔ ان کی امامت کی پیروی کرنے والے، ان کے احکام کو بجالانے والے، ان کی اطاعت میں کوشاں ہیں، ان کے زمانہ اقتدار کے منتظر اور ان کیلئے چشم براہ ہیں، ایسی رحمت جو بابرکت، پاکیزہ اور بڑھنے والی ہے اور ہر صبح وشام (رحمت) نازل ہونے والی ہے۔ اور ان پر، ان کی ارواح (طیبہ) پر سلامتی نازل فرما اور ان کے کاموں کو صلاح وتقویٰ کی بنیادوں پر قائم فرما اور ان کے حالات کی اصلاح فرما۔ ان کی توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا اور سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور ہمیں اپنی رحمت کے وسیلے سے ان کے ساتھ دارالسلام (جنت) میں جگہ عطا فرما۔ اے سب سے زیادہ رحیم۔

☆☆☆☆☆

امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کیلئے آمادگی

نویں ذمہ داری: اپنے اخلاق کو بہتر بنانا

غیبت کبریٰ کا دور مفاسد، فریب، اور دھوکہ دہی سے پر دور ہے اور اس سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم نے اپنے امام معصومؑ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا لیکن ہم ان کے وجود مقدس پر ایمان و اعتقاد رکھتے ہیں اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ایک دن ظہور فرمائیں گے اور اس دن کا ہمیں علم نہیں ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خوشنودی و رضا حاصل کریں اور ہمیں تمام احکام دین، ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات بیان فرمائی ہیں۔

ہمیشہ اطاعت کرنا اور احکام الٰہی کی پابندی، اہم ترین ذمہ داری ہے۔ اور امام صادق علیہ السلام سے مروی روایت میں جو کلمہ وارد ہوا اس سے بہتر اس کی اہمیت کو کوئی اور کلمہ اجاگر نہیں کر سکتا ہے۔

آنحضرتؑ نے فرمایا:

إِنَّ لَنَا دَوْلَةً يَجِيءُ اللهُ بِهَا إِذَا شَاءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ فَلْيَنْتَظِرْ وَ لْيَعْمَلْ بِالْوَرَعِ وَ مَحَاسِنِ الْأَخْلَاقِ وَ هُوَ مُنْتَظِرٌ فَإِنْ مَاتَ وَ قَامَ الْقَائِمُ بَعْدَهُ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ أَدْرَكَهُ فَجِدُّوا وَ انْتَظِرُوا هَنِيئاً لَكُمْ أَيَّتُهَا الْعِصَابَةُ الْمَرْحُومَةُ۔

---

۱) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۴۰

ترجمہ۔ ''بلا شبہ حکومت ہمارا حق ہے، اللہ تعالیٰ جب چاہے گا ہمیں عطا فرمائے گا، پھر فرمایا! جو شخص یہ چاہتا ہو کہ امام قائمؑ کے اصحاب میں سے قرار پائے تو اسے چاہیے کہ (حضرت ولی العصرؑ کا) انتظار کرے۔ تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرے، اخلاق حسنہ کو اپنائے تو وہ شخص منتظر حضرت قائمؑ ہے۔ اگر امام قائم کا قیام اس کی وفات کے بعد ہو تو اس کو بھی ان لوگوں کے برابر اجر ملے گا کہ جنہوں نے امام عصرؑ کے ظہور کے دور کو پایا ہوگا، پس کوشش کرو اور انتظار کرو، خوشا بحال تمہارے اے وہ کہ جن کا حق چھینا گیا۔

دسویں ذمہ داری: توبہ کرنا (خدا کی طرف لوٹنا)

اللہ تعالیٰ سے ان گناہوں سے غیبت کے دور میں توبہ کرنا کہ جن میں ہم مبتلا ہوئے ہیں، یہ ہماری طرف سے آنحضرتؑ کے ساتھ مضبوط رابطے کا ذریعہ ہے۔ امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے جو توقیع صادر ہوئی ہے اس میں آپؑ نے فرمایا: ہمیں ان (مومنین) سے دور رکھنے کا باعث وہ مکروہات (ناپسندیدہ باتیں) ہیں (جن کا ارتکاب مومنین کرتے ہیں) اور وہ ہم تک پہنچتے ہیں اور ہم ان (مومنین) سے ان چیزوں کا سرزد ہونا پسند نہیں کرتے اور اللہ ہی ہمارا مددگار ہے اور وہی ہمارے لیے کافی ہے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور اس کا درود و سلام ہو ہمارے سید و سردار حضرت محمدؐ جو کہ بشیر و نذیر ہیں اور ان کی آل پر درود و سلام ہو۔ [1]

یہاں توبہ سے مراد حقیقی توبہ ہے، صرف استغفر اللہ کے الفاظ کا زبان سے ادا کرنا نہیں ،توبہ زبان سے بھی ہو اور عمل سے بھی۔

امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ایک روایت میں توبہ کی شرائط کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

پہلی۔ جو (افعال قبیحہ) انجام دیئے، ان پر نادم و شرمندہ ہونا۔

دوسری۔ ہمیشہ کیلئے ان افعال کو ترک کرنے اور دوبارہ کبھی نہ کرنے کا عزم کرنا۔

تیسری۔ یہ کہ مخلوق کے جو حقوق تضائع کیے ہیں ان کو ادا کرو تا کہ جب تم خدا سے ملاقات

۱) بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۷۸

کرو، تو پاک صاف ہو اور کوئی بار تمہاری گردن پہ نہ ہو

چوتھی۔ وہ تمام فرائض جو تو نے انجام کیے ہیں ان کو ادا کرو۔

پانچواں۔ وہ گوشت جو تمہارے جسم پہ مال حرام کھانے سے اُگا ہو، اس کو (عذاب کے) غم اور حزن سے پگھلا دو، یہاں تک کہ تمہاری جلد ہڈیوں سے مل جائے اور اس کے بعد (مال حلال سے) نیا گوشت پیدا ہو۔

چھٹی۔ یہ کہ تم اپنے جسم کو اطاعت کی تلخی کا ذائقہ چکھاؤ جیسے کہ اس سے پہلے معصیت و گناہ کی مٹھاس کا ذائقہ چکھایا۔[1]

صاحب کتاب "وظیفہ الانام" نے ایک اہم ترین مسئلہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ کہ شیطانی وسوسوں کا خیال رکھنا ضروری ہے، شیطان توبہ کرنے والے کی گھات میں رہتا ہے۔ فرماتے ہیں: اپنے نفس کی طرف سے غافل نہ رہیے گا، یہ نہ کہیے گا کہ بر فرض میں توبہ کر بھی لوں تو باقی سب لوگ تو توبہ نہیں کرتے۔ اس لیے امامؑ کی غیبت کا زمانہ جاری رہے گا کیونکہ تمام لوگوں کے گناہ امامؑ کی غیبت اور ظہور میں تاخیر کے موجب ہیں۔

تو اس کے جواب میں میں یہ کہتا ہوں کہ اگرچہ تمام لوگ امامؑ کی غیبت اور ظہور میں تاخیر کے ذمہ دار ہیں لیکن تم اپنے نفس پر توجہ رکھو (اور اس سے غافل نہ رہنا) اور تم ان تمام لوگوں کے اس فعل میں شریک نہ ہونا ورنہ مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ کا حال تدریجاً ہارون الرشید کے مشابہ نہ ہو جائے کہ جس نے امام موسیٰ کاظمؑ کو سرخس میں قید میں رکھا تھا۔ یا متوکل کی طرح کہ اس نے امام علی نقیؑ کو سامرا میں قید رکھا۔

اور ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جائے اور اپنے امام زمانہؑ کو ہم ایسی اذیت پہنچائیں کہ انہیں ہم قید کرنے یا قتل کرنے جیسے فعل سے تشبیہ دی جائے۔ لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں گناہوں سے دور رکھے اور ہمیں اطاعت (وعبادات) پر ثابت قدم رہنے کی طاقت عطا فرمائے اور اپنی معصیت و نافرمانی سے دور رکھے جو اس کی ناراضگی کا موجب بن سکتی ہے اور اس رحمت کے نزول میں تاخیر اور اس کے ولی غائب و مستور (ان

---

۱) الکافی، ج ۲، ص ۴۳۱

پر ہماری ارواح فداہوں) کے ظہور میں تاخیر کا باعث بن سکتی ہے۔

گیارہویں ذمہ داری: دین اور وطن کی حفاظت کیلئے تیار رہنا

امام زمانہؑ کے ظہور کے زمانہ میں حق و باطل درمیان بڑا معرکہ ہوگا لہذا منتظر امامؑ کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دین و وطن اور امام کے ظہور کیلئے اپنے آپ کو تیار رکھے۔ اس آمادگی کو مرابطہ کہا جاتا ہے۔ مرابطہ کی معروف قسم یہ ہے کہ سرحدوں پہ جانا اور اپنے وطن کی سرحدوں کی بیدار و ہوشیار رہ کر دشمن سے حفاظت کرنا، یہ مرابطہ کی پہلی قسم ہے اور اس مرابطہ کی فضیلت میں کثرت سے روایات وارد ہوئی ہیں۔ انہیں میں سے ایک روایت یہ بھی ہے جو رسول اکرمؐ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

"رُباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا و ما علیہ " [1]

کہ راہ خدا میں ایک دن مرابطہ کرنا، دنیا اور جو کچھ اس دنیا پر ہے سے بہتر ہے۔

اور رسول خداؐ سے ہی ایک اور روایت میں ہے، آپؐ نے فرمایا:

" رِبَاطُ یَوْمٍ فِی سَبِیلِ اللہِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ شَھْرٍ وَ صِیَامِہٖ" [2]

ایک دن کا مرابطہ، ایک مہینے (کے دنوں) کے روزوں اور (راتوں کی) عبادت سے بہتر ہے۔

یہ ایسا مرابطہ ہے کہ جس کی خیر کا سلسلہ اس کے فاعل کی موت کے بعد بھی جاری رہتی ہے اور یہ صدقہ جاریہ کی مانند ہے۔

رسول اکرمؐ سے ایک روایت میں وارد ہوا ہے، فرمایا:

"کل عمل منقطع عن صاحبہ اذا مات الا المرابط فی سبیل اللہ فانہ ینمی لہ عملہ ویجری علیہ رزقہ الی یوم القیامۃ" [3]

---

۱) میزان الحکمۃ، ج ۱، ص ۴۴۹

۲) میزان الحکمۃ، ج ۱، ص ۴۴۹

۳) میزان الحکمۃ، ج ۱، ص ۴۴۹

ہر عمل صاحب عمل سے جدا ہو جاتا ہے، سوائے راہ خدا میں مرابطہ کے، اس کا عمل باقی رہتا ہے اور اس کا رزق قیامت تک جاری رہتا ہے۔

اسلام کی حدود کی مرابطہ، اور نگہبانی کرنے والوں کی آنکھوں کی جلالت و عظمت اور نصرت الٰہی کی وجہ سے آتش جہنم لمس نہیں کرے گی۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"عینان لا تمسهما النار، عین بکت من خشیة الله و عین باتت تحرس فی سبیل الله" [1]

دو آنکھوں کو آتش جہنم (کبھی بھی) چھو نہیں سکے گی، ایک وہ آنکھ جس نے خوف خدا میں گریہ کیا ہو، دوسری وہ آنکھ جو راہ خدا میں حفاظت (حدود اسلامی) کیلئے رات بھر بیدار رہی ہو۔

اور مرابطہ کی کم سے کم مقدار تین دن ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو اس مرابطہ کا شمار مجاہدین فی سبیل اللہ میں ہوتا ہے۔ امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کی روایت میں ہے کہ:

"الرباط ثلاثة ایام، و اکثره اربعون یوماً فاذا جاوز ذلك فهو جهاد [2]

کہ مرابطہ (کم از کم) تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے اور جب چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو وہ مرابط مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔

دوسری قسم کا مرابطہ، یہ امام عصرؑ کے منتظرین کے ساتھ خاص ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ انسان خود کو اور اپنے اسلحے کو اپنے دین، وطن اور حضرتؑ حجت کے ظہور مبارک کیلئے تیار کر لے اور حضرتؑ کی نصرت و مدد کیلئے دائمی تیاری رکھے۔

ابو عبد اللہ جعفیؒ نے ایک روایت نقل کی ہے کہتے ہیں کہ ابو جعفر محمد ابن علی باقر (امام باقرؑ) سے مجھ سے فرمایا:

"كَمِ الرِّبَاطُ عِنْدَكُمْ قُلْتُ أَرْبَعُونَ قَالَ لَكِنْ رِبَاطُنَا رِبَاطُ الدَّهْرِ وَ مَنِ

---

۱) میزان الحکمة، ج۱، ص۴۴۹

۲) وسائل الشیعہ، ج۱۵، ص۲۹

ارْتَبَطَ فِينَا دَابَّةً كَانَ لَهُ وَزْنُهَا وَ وَزْنُ وَزْنِهَا مَا كَانَتْ عِنْدَهُ وَ مَنِ ارْتَبَطَ فِينَا سِلَاحاً كَانَ لَهُ وَزْنُهُ مَا كَانَ عِنْدَهُ لَا تَجْزَعُوا مِنْ مَرَّةٍ وَ لَا مِنْ مَرَّتَيْنِ وَ لَا مِنْ ثَلَاثٍ وَ لَا مِنْ أَرْبَعٍ فَإِنَّمَا مَثَلُنَا وَ مَثَلُكُمْ مَثَلُ نَبِيٍّ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ أَنِ ادْعُ قَوْمَكَ لِلْقِتَالِ فَإِنِّي سَأَنْصُرُكَ فَجَمَعَهُمْ مِنْ رُءُوسِ الْجِبَالِ وَ مِنْ غَيْرِ ذَلِكَ ثُمَّ تَوَجَّهَ بِهِمْ فَمَا ضَرَبُوا بِسَيْفٍ وَ لَا طَعَنُوا بِرُمْحٍ حَتَّى انْهَزَمُوا ثُمَّ أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنِ ادْعُ قَوْمَكَ إِلَى الْقِتَالِ فَإِنِّي سَأَنْصُرُكَ فَجَمَعَهُمْ ثُمَّ تَوَجَّهَ بِهِمْ فَمَا ضَرَبُوا بِسَيْفٍ وَ لَا طَعَنُوا بِرُمْحٍ حَتَّى انْهَزَمُوا ثُمَّ أَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ادْعُ قَوْمَكَ إِلَى الْقِتَالِ فَإِنِّي سَأَنْصُرُكَ فَدَعَاهُمْ فَقَالُوا وَعَدْتَنَا النَّصْرَ فَمَا نُصِرْنَا فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ إِمَّا أَنْ يَخْتَارُوا الْقِتَالَ أَوِ النَّارَ فَقَالَ يَا رَبِّ الْقِتَالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ النَّارِ فَدَعَاهُمْ فَأَجَابَهُ مِنْهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ عِدَّةَ أَهْلِ بَدْرٍ فَتَوَجَّهَ بِهِمْ فَمَا ضَرَبُوا بِسَيْفٍ وَ لَا طَعَنُوا بِرُمْحٍ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُم۔"[۱]

ترجمہ: فرمایا تمہارے ہاں "رباط" (مرابطہ) کتنے دن کا ہے۔ میں نے کہا کہ چالیس دن کا۔ حضرتؑ نے فرمایا لیکن ہمارا رباط تو ایک زمانے پر محیط ہے۔ ہم میں سے جو شخص رباط میں چوپایہ (گھوڑا وغیرہ) لائے اور اس پر وزن بھی ہو اور اس کے وزن کا وزن (شمار ہوگا) جب تک وہ اس کے پاس ہے اور جو شخص اسلحہ کے ساتھ رباط کرے تو اس کا وزن (شمار ہوگا) جب تک وہ اس کے پاس ہے اور تم ایک مرتبہ، دو مرتبہ، تین مرتبہ اور چار مرتبہ (کے رباط سے) اضطراب اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرو کیونکہ ہماری اور تمہاری مثال بنی اسرائیل کے ایک نبی کی مانند ہے جس کو اللہ نے وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو جنگ کی دعوت دو میں تمہاری نصرت و مدد کروں گا۔ اس نبی نے اپنی

۱) الکافی، ج ۸، ص ۳۸۲

قوم کو پہاڑوں کی چوٹیوں سے اور دیگر جگہوں سے جمع کیا۔ جب وہ ان کو ساتھ لے کر (دشمن کے) مقابلے میں گئے تو انہوں نے تلوار کا وار کیا نہ نیزے کی ضرب لگائی گئی، پھر شکست کھا گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس نبی کو وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو جنگ کیلئے بلاؤ میں تمہاری مدد کروں گا۔ اس نبی نے اپنے قوم کو بلایا تو قوم نے جواب دیا کہ آپ نے ہم سے اللہ کی مدد کا وعدہ کیا تھا وہ مدد کہاں ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے اس نبی پہ وحی فرمائی کہ یا تو جنگ کو منتخب کرلو یا آتش جہنم کو۔ اس نبی نے عرض کیا، اے میرے رب جنگ میرے لیے آتش جہنم کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔ پھر اس نبی نے اپنی قوم کو بلایا تو انہوں نے لبیک کہا اور انہوں نے اپنے نبی کی دعوت پر تین سو تیرہ مرتبہ لبیک کہا جو کہ اہل بدر کی تعداد کے برابر ہے، پھر جب وہ دشمن کے مقابل گئے تو بغیر تلوار اور نیزہ چلائے کامیاب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرمائی۔

اور امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ" [۱]

(اے ایمان والو! صبر سے کام لو، استقامت کا مظاہرہ کرو، مورچہ بند رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرسکو)

کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا "اصبروا" یعنی مصائب پر صبر کرو اور صابروا یعنی فرائض پر ثابت قدم رہو اور "رابطوا" یعنی آئمہؑ کے مرابط رہو۔ [۲]

اور اسی آیہ مبارکہ کی تفسیر میں ایک اور روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا: "اصبروا" یعنی فرائض کی ادائیگی پر صبر کرو، "صابروا" یعنی اپنے دشمن کے خلاف مورچہ بند رہو اور "رابطوا" اپنے امام منتظر کے مرابط (امام کے ظہور کیلئے اپنے آپ کو تیار رکھو) رہو۔ [۳]

---

۱) سورہ آل عمران۔ آیہ نمبر ۲۰۰

۲) مکیال المکارم، ج ۲، ص ۳۹۸

۳) مکیال المکارم، ج ۲، ص ۳۹۸

بارہویں ذمہ داری: امام عصرؑ کے ظہور میں تعجیل کی دعا کرنا

حضرتؑ کے مکاتبات میں یہ چیز ذکر ہوئی ہے کہ تعجیل فرج کیلئے بہت زیادہ دعا کیا کرو کیونکہ اسی میں تم (شیعہ) لوگوں کیلئے کشائش ہے۔ [۱]

بلکہ امام صادق علیہ السلام سے منقول ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نماز ظہر کے بعد سات مرتبہ کہے:

"اللھم صلی علیٰ محمد و آل محمد و عجل فرج آل محمد"

تو اس کا شمار امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب میں ہوگا۔ [۲]

اور ایسی چیزیں متعدد دعاؤں میں بھی ہم ملاحظہ کرتے ہیں جیسے دعائے عہد میں ہے:

"اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْغُمَّةَ عَنِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَ عَجِّلْ لَنَا ظُهُورَهُ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيداً وَ نَرَاهُ قَرِيبا"

ترجمہ: اے اللہ! ان کے ظہور سے امت کی مشکل اور مصیبت کو دور فرما اور ہمارے لیے ان کا ظہور بہت جلد فرما، لوگ اس (ظہور) کو دور اور ہم اسے نزدیک سمجھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

---

۱) بحار الانوار۔ ج ۲۳، ص ۱۲۸

۲) معجم احادیث الامام المھدی، ج ۴، ص ۱۱۴

عملی ذمہ داریاں

تیرہویں ذمہ داری: انتظار

انتظار سے مراد ہے کہ امامؑ کے ظہور کی انتظار اس فکر وشدت سے کرنا تاکہ زمین عدل و انصاف سے ایسے ہی پُر ہوجائے جیسے اس سے قبل ظلم و جور سے پُر ہوچکی تھی اور امیر المومنین علیہ السلام سے ایک روایت مروی ہے کہ فرمایا:

"أَفْضَلُ الْعِبَادِةِ الصَّبْرُ وَ انْتِظَارُ الْفَرَجِ"[۱]

کہ سب سے افضل عبادت صبر کرنا، ظہور حجتؑ کا انتظار کرنا ہے۔

ایک اور حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"إِنْ مَاتَ مُنْتَظِراً لِأَمْرِنَا كَانَ كَمَنْ كَانَ مَعَ قَائِمِنَا ع هَكَذَا فِي فُسْطَاطِ"

۲

تم میں سے اگر کوئی شخص مرجائے جبکہ وہ ظہور قائم کا منتظر ہو، تو وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جو (ظہور کے وقت) امام عصرؑ کے ساتھ ان کے خیمے کے اندر موجود ہو۔

انتظار، زمین کو بیجائی کیلئے تیار کرنے کی طرح ہے اور انتظار سے مراد اس کا ایجابی معنی ہے، جو انسان سے کامل الٰہی عدالت کے تحقق کیلئے معاون وسائل کی فراہمی کا تقاضا کرتا ہے۔ ان میں سے وسائل کی وافر مقدار میں فراہمی، مددگاروں کو مسلح اور تیار کرنا ہے۔

---

۱) تحف العقول، ص ۲۰۱

۲) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۲۶

انتظار کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنی ذمہ داریوں کو خیر باد کہہ کر گھر میں بیٹھ جائے اور نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے تعلق توڑ لیا جائے تا کہ اہل فساد دنیا میں فساد کرتے پھریں۔ انتظار امر بالمعروف اور نہی از منکر کے وجوب کو ساقط نہیں کرتا اور نہ ہی انتظار مسلمانوں کے گھروں اور ان کی عزت و کرامت کے دفاع کے وجوب کو ساقط کرتا ہے، اس کے بارے میں شیخ محمد رضا مظفرؒ فرماتے ہیں کہ: اس کے بارے میں جس چیز کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ اس (عظیم) مصلح اور (بشریت کے) نجات دہندہ مہدی علیہ السلام کے انتظار کا معنی ہرگز یہ نہیں کہ مسلمان ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور دین اسلام ان پر جو حقوق عائد کرتا ہے ان کو ادا نہ کریں۔ اور مسلمانوں پر اپنے امامؑ کی مدد کرنے کا فرض، اور جہاد فی سبیل اللہ کا فریضہ، امامؑ کے احکام پر عمل پیرا ہونے کا فریضہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ، کیا ان سب فرائض سے پہلو تہی کی جائے؟ نہیں بلکہ (یہ چیز ثابت ہے کہ) مسلمان پر ہمیشہ سے ان احکام شرعیہ پر عمل کرنے کی پابندی عائد کی گئی ہے جو احکام نازل ہوئے ہیں۔ اور ان احکام کی معرفت، اور ان کی صحیح صورت میں حاصل کرنے کیلئے ایسے ذرائع کا استعمال ضروری ہے جو ذرائع اس کو حقیقت تک پہنچا سکیں۔ نیز اس پر واجب ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے۔ یہ فریضہ اس پر اس کی طاقت اور قدرت کے مطابق عائد ہوتا ہے۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[۱]

کہ۔ تم میں سے ہر شخص صاحب رعیت ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

شیخ صافی گلپائیگانی مدظلہ فرماتے ہیں کہ یہ آگاہی ضروری ہے کہ انتظار کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کفار اور مفسدین کیلئے میدان خالی چھوڑ دیا جائے، اور تمام معاملات ان پر چھوڑ دیئے جائیں، ہر چیز ان کے پاس گروی رکھ دی جائے، امر بالمعروف اور نہی از منکر کا فریضہ ترک کر دیا جائے، اصلاحی اقدامات ترک کر دئے جائیں، ان تمام امور کے دفاع کی طاقت کے ہوتے ہوئے ان کو اشرار اور مفسدین کے حوالے کرنے کا کیا جواز ہے؟ امر بالمعروف اور نہی

۱) عقائد امامیہ، ص ۸۵

از منکر کو ترک کرنے کا کیا جواز ہے؟ اور ایسے معاصی اور گناہوں کے ارتکاب کا کیا جواز ہے جن کی حرمت پر عقل ونقل دلالت کرتے ہیں اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ علماء اعلام یا حتیٰ کہ غیر علماء نے بھی نہیں کہا کہ ظہور حجت سے قبل تمام تکالیف ساقط ہیں۔ البتہ اکثر سے آیات اور روایات اس کے مخالف مضمون پر دلالت کرتی ہیں۔ بلکہ واجبات اور تکالیف کی انجام دہی پر مزید تاکید کی گئی ہے اور زمانہ غیبت امامؑ میں ان دینی تکالیف کے مزید اہتمام کی ترغیب دلاتی ہیں۔[۱]

چودہویں ذمہ داری۔ امامؑ کی خصوصی نیابت کے دعویداروں کی تکذیب

امام عصرؑ کے نائبین خاص غیبت صغریٰ کے دور میں تھے جن سفراء اربعہ (یا نواب اربعہ) کہا جاتا ہے۔ ان کے بعد امام عصرؑ کی طرف سے ایک توقیع صادر ہوئی جس میں ہر اس شخص کی تکذیب ہوتی ہے جو (ان کے بعد) نیابت خاصہ کا دعویٰ کرے۔ روایت میں ہے۔

كُنْتُ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ فِي السَّنَةِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمُرِيُّ قَدَّسَ اللهُ رُوحَهُ فَحَضَرْتُهُ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِأَيَّامٍ فَأَخْرَجَ إِلَى النَّاسِ تَوْقِيعاً نُسْخَتُهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ السَّمُرِيَّ أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَ إِخْوَانِكَ فِيكَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ سِتَّةِ أَيَّامٍ فَأَجْمِعْ أَمْرَكَ وَ لَا تُوصِ إِلَى أَحَدٍ فَيَقُومَ مَقَامَكَ بَعْدَ وَفَاتِكَ فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَيْبَةُ التَّامَّةُ فَلَا ظُهُورَ إِلَّا بَعْدَ إِذْنِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَ ذٰلِكَ بَعْدَ طُولِ الْأَمَدِ وَ قَسْوَةِ الْقُلُوبِ وَ امْتِلَاءِ الْأَرْضِ جَوْراً وَ سَيَأْتِي شِيعَتِي مَنْ يَدَّعِي الْمُشَاهَدَةَ أَلَا فَمَنِ ادَّعَى الْمُشَاهَدَةَ قَبْلَ خُرُوجِ السُّفْيَانِيِّ وَ الصَّيْحَةِ فَهُوَ كَذَّابٌ مُفْتَرٍ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

---

۱) منتخب الاثر، ص ۵۰۰،۴۹۹

۲) کمال الدین واتمام النعمۃ، ص ۵۱۶

ترجمہ۔ یہ حدیث ہم سے ابومحمد حسن بن احمد نے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جس سال میں شیخ محمد بن علی سمری کی وفات ہوئی اس سال میں مدینۃ السلام میں تھا۔ان کی وفات سے چند دن قبل (حضرت ولی عصرؑ کی طرف سے) ایک توقیع صادر ہوئی جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اے علی بن محمد سمری۔اللہ تیرے برادران دینی کو تیرے معاملے میں اجر عظیم عطا فرمائے۔آج سے چھ دن کے بعد تیری وفات ہوجائے گی۔تم اپنے معاملات نمٹالو۔اور کسی شخص کے لئے یہ وصیت نہ کرنا کہ وہ تیرے بعد تیرا نائب ہوگا۔اب یہ غیبت ثانیہ شروع ہورہی ہے جس میں اللہ عزوجل کی اجازت کے بغیر ظہور نہیں ہے۔اور یہ ظہور،طویل عرصہ گذرنے،دلوں کے سخت ہوجانے اور زمین کے ظلم وجور سے پر ہوجانے کے بعد ہوگا۔میرے شیعوں کے پاس لوگ آکر میرے مشاہدہ کرنے کا دعویٰ کریں گے۔تو آگاہ رہو کہ سفیانی کے خروج اور صیحہ (آسمانی آواز) سے پہلے جو شخص میرے مشاہدہ کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور افتراء پرداز ہے۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

پندرہویں ذمہ داری۔وقاتین (وقت ظہور معین کرنے والوں) کی تکذیب

وقات اس شخص کو کہتے ہیں جو امام حجتؑ کے ظہور کیلئے وقت مقرر کرے (کہ فلاں سال اور روز میں امامؑ کا ظہور ہوگا)۔بہت سی روایات

میں وقاتین کی تکذیب کرنے کی تاکید وارد ہوئی ہے۔ایک روایت امام صادقؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔

”مَنْ وَقَّتَ لَكَ مِنَ النَّاسِ شَيْئاً فَلَا تَهَابَنَّ أَنْ تُكَذِّبَهُ فَلَسْنَا نُوَقِّتُ لِأَحَدٍ وَقْتاً۔

---

۱) بحارالانوار،ج ۵۲۔ص ۱۰۴

جوشخص ظہور قائمؑ کے لئے وقت معین کرے تو اسکو جھٹلانے میں دریغ نہ
کرو۔ہم (اہلبیتؑ) نے کسی سے معین وقت کا ذکر نہیں کیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن کثیر کہتے ہیں کہ میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ مہزم بھی آگئے اور کہا اے مولا آپ پر قربان جاؤں اس امر (ظہور حجتؑ) کے بارے میں ہمیں بتائیں جس کی ہم انتظار کررہے ہیں۔ یہ امر کب واقع ہوگا؟ تو امام صادقؑ نے فرمایا: اے مہزموقت بتانے والے جھوٹے ہیں، اور جلد باز ہلاک ہونے والے ہیں اور مسلمان نجات پانے والے ہیں۔ [1]

اہلبیتؑ سے متعدد بار ظہور حجتؑ کے وقت کے بارے میں سوال کیا گیا۔اہل بیتؑ نے وقت معین کرنے سے ہمیشہ انکار فرمایا۔ایسے ہی مضمون کی ایک روایت امام صادقؑ سے مروی ہے کہ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرتؑ سے حضرت قائمؑ کے بارے میں سوال کیا تو حضرتؑ نے فرمایا۔

كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا نُوَقِّتُ

کہ (ظہور حجتؑ کا) کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں، ہم اہل بیتؑ
اس کا وقت معین نہیں کرتے۔

ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ظہور امامؑ کے وقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ظہور قائمؑ بھی ساعت قیامت کی مانند ہے۔عیون اخبار الرضا کی ایک روایت سے بھی اس مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے دعبل خزاعی سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے مولا امام علی ابن موسیٰ الرضاؑ کے لئے دو قصیدے پڑھے۔ پہلا قصیدہ یہ تھا۔

(کہ امام عصرؑ کا ظہور ضرور ہوگا وہ اللہ کے نام اور اس کی برکت سے ظہور کریں گے اور ہمارے درمیان میں حق و باطل میں تمیز قائم کریں گے۔اور (اہل حق کو) نعمتوں کی صورت میں بدلہ

---

۱) الکافی، ج ۱، ص ۳۶۸

۲) الکافی۔ج ۱، ص ۳۶۸

دیں گے،اور (اہل باطل کو) سزائیں دیں گے۔) جب میں یہاں تک قصیدہ پڑھ چکا۔تو امام رضاؑ نے شدید گریہ فرمایا پھر آپؑ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور فرمایا اے خزاعی ۔یہ دو بیت روح القدس نے تمہاری زبان پر جاری کیئے ہیں۔کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ امام کون ہیں؟ اور یہ کب قیام کریں گے ؟تو میں نے کہا مولا مجھے معلوم نہیں ہے۔میں نے تو یہ سن رکھا ہے کہ آپؑ میں سے ایک امام خروج فرمائیں گے اور زمین کو فساد سے پاک کردیں گے اور اسے عدل وانصاف سے پر کردیں گے۔

تو حضرتؑ نے فرمایا، اے دعبل میرے بعد میرے بیٹے محمدؑ امام ہوں گے ،محمد کے بعد ان کے بیٹے علیؑ امام ہوں گے،علیؑ کے بعد ان کے بیٹے حسنؑ امام ہوں گے،اور حسنؑ کے بعد ان کے بیٹے حجۃ القائم المنتظر امام ہوں گے،غیبت اختیار کریں گے اور ان کے ظہور کے وقت (ہر ایک)ان کی اطاعت کرے گا۔اگر اس دنیا کی عمر میں صرف ایک دن باقی ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا طولانی کردے گا کہ قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے ایسے ہی پر کردیں گے جیسے اس سے قبل ظلم وجور سے پر ہو چکی ہوگی۔

باقی یہ بات کہ یہ (ظہور) کب ہوگا تو یہ سوال وقت سے متعلق ہے۔اور میرے پدر گرامی نے مجھ سے ایک حدیث بیان فرمائی ہے جو انہوں نے اپنے آباء طاہرینؑ سے اور انہوں علی علیہ السلام سے یہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہؐ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ ۔آپ کی اولاد میں سے قائمؑ کب ظہور فرمائیں گے؟ تو رسول اللہؐ نے فرمایا اس ظہور کا معاملہ بھی ساعت قیامت کی مانند ہے۔(جس طرح) کہ اس کا وقت معلوم نہیں ہے اور اچانک آجائے گی (ایسے ہی ظہور بھی اچانک ہوگا)[1]

سولہویں ذمہ داری: زمانہ غیبت میں علماء کا اپنے علم کو ظاہر کرنا

علماء کرام کو چاہیے کہ دین کی تبلیغ اور نشرو اشاعت کی ذمہ داری لیں،اور مومنین کی حاجات کو برآوردہ کرنے کیلئے ان کے لئے اپنی آغوش پھیلائیں۔

ان کے عزت ومقام کے لئے اقدام کریں اور امام زمانہؑ کی غیبت کی وجہ سے (علمی،

---

۱) بحار الانوار، ج ۴۹۔ ص ۲۳۸- سورۂ اعراف، آیہ نمبر ۱۸۷

ثقافتی اور عملی شعبوں میں) جو ٹھہراؤ آ چکا ہے اس کو ختم کرنے کے لئے اقدام کریں۔ علمی میدان میں یا ثقافتی میدان میں جہاں کہیں بھی چیلنجز درپیش ہوں یا جدید زمانے کے مسائل و مشکلات درپیش ہوں انہیں ان کا جواب دینا چاہیے اور اگر عملی میدان میں (مشکلات) ہوں تو ان کو حل کیا جائے جیسے لوگوں کو امامؑ کے ظہور کے لئے تیار کرنا اور انہیں اس امر کی جانب متوجہ کرنا (اور انہیں اس قابل بنایا جائے) کہ وہ اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں میں ان کا شمار ہو سکے اور جب امامؑ کا ظہور ہو تو امام کی مدد اور نصرت کے لئے تیار اور مستعد ہوں۔ امام جوادؑ سے ایک روایت منقول ہے، فرماتے ہیں۔

”مَنْ تَكَفَّلَ بِأَيْتَامِ آلِ مُحَمَّدٍ الْمُنْقَطِعِينَ عَنْ إِمَامِهِمُ الْمُتَحَيِّرِينَ فِي جَهْلِهِمُ الْأُسَرَاءِ فِي أَيْدِي شَيَاطِينِهِمْ وَ فِي أَيْدِي النَّوَاصِبِ مِنْ أَعْدَائِنَا فَاسْتَنْقَذَهُمْ مِنْهُمْ وَ أَخْرَجَهُمْ مِنْ حَيْرَتِهِمْ وَ قَهَرَ الشَّيَاطِينَ بِرَدِّ وَسَاوِسِهِمْ وَ قَهَرَ النَّاصِبِينَ بِحُجَجِ رَبِّهِمْ وَ دَلِيلِ أَئِمَّتِهِمْ لِيُفَضَّلُونَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى عَلَى الْعِبَادِ بِأَفْضَلِ الْمَوَاقِعِ بِأَكْثَرَ مِنْ فَضْلِ السَّمَاءِ عَلَى الْأَرْضِ وَ الْعَرْشِ وَ الْكُرْسِيِّ وَ الْحُجُبِ عَلَى السَّمَاءِ وَ فَضْلُهُمْ عَلَى هَذَا الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى أَخْفَى كَوْكَبٍ فِي السَّمَا۔

ترجمہ۔ جو آل محمدؐ کے ان یتیموں کی کفالت کرتا ہے جن کا رابطہ اپنے امامؑ سے منقطع ہو چکا ہے اور وہ اپنے جہل اور نادانی، میں سرگرداں ہیں شیاطین اور ہمارے دشمنوں میں سے نواصب کی قید میں ہیں اور انہیں ان کی قید سے نجات دلاتا ہے اور ان کی سرگردانی سے نجات دلاتا ہے اور شیاطین کے غلبے اور ان کے وسوسوں کو رد کر کے انہیں نجات دلاتا ہے، اور انہیں ناصبیوں کے غلبے سے اپنے رب کی حجتوں اور ائمہؑ کی دلیلوں کی مدد سے انہیں نجات دلائے تو ایسا شخص اللہ کے ہاں فضیلت رکھتا ہے اور ایسے عبادت گذار شخص کو بندوں پر اکثر مقامات پر فضیلت حاصل ہے اس عابد کو بندوں پر ایسے

---

۱) بحارالانوار، ج ۲، ص ۶

ہی فضیلت حاصل ہے جیسے آسمان کو زمین پر، عرش کو کرسی پر فضیلت حاصل ہے۔ اور ان کی فضیلت اس عابد پر ایسے ہی ہے جیسے چودہویں رات کے چاند کی فضیلت آسمان کے چھوٹے ستاروں پر ہے۔

ایک اور روایت میں امام حسن عسکریؑ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَوْلَا مَنْ يَبْقَى بَعْدَ غَيْبَةِ قَائِمِنَا ع مِنَ الْعُلَمَاءِ الدَّاعِينَ إِلَيْهِ وَ الدَّالِّينَ عَلَيْهِ وَ الذَّابِّينَ عَنْ دِينِهِ بِحُجَجِ اللهِ وَ الْمُنْقِذِينَ لِضُعَفَاءِ عِبَادِ اللهِ مِنْ شِبَاكِ إِبْلِيسَ وَ مَرَدَتِهِ وَ مِنْ فِخَاخِ النَّوَاصِبِ لَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا ارْتَدَّ عَنْ دِينِ اللهِ وَ لَكِنَّهُمُ الَّذِينَ يُمْسِكُونَ أَزِمَّةَ قُلُوبِ ضُعَفَاءِ الشِّيعَةِ كَمَا يُمْسِكُ صَاحِبُ السَّفِينَةِ سُكَّانَهَا أُولَئِكَ هُمُ الْأَفْضَلُونَ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَ جَل

ترجمہ۔ ہمارے قائم علیہ السلام کی غیبت کے بعد اگر ایسے علماء نہ ہوتے جو لوگوں قائمؑ کی طرف دعوت دیتے ہیں، اور لوگوں کو آنحضرتؑ کی ذات کی راہنمائی کرتے ہیں، اللہ کی حجتوں کے ذریعے ان کا دفاع کرتے ہیں اور اللہ کے کمزور اور ضعیف بندوں کو شیطان کے جال اور اس کی سرکشی سے نجات دلاتے ہیں (اگر یہ علماء نہ ہوتے) تو تمام لوگ دین خدا سے روگرداں (مرتد) ہو جاتے۔ جو علماء ان کمزور دل شیعوں کی (شیطان کے وسوسے) حفاظت کرتے ہیں ان کی مثال اس کشتی والے کی سی ہے جو اپنی کشتی کے مسافروں کی حفاظت کرتا ہے۔ اور وہ (علماء) اللہ کے ہاں افضل ہیں۔

زمانہءغیبت میں علماء کا کردار بہت اہمیت رکھتا ہے، جیسے لوگوں کو علم و دانائی سے روشناس کروانا انہیں منحرف نظریات کے خطرات سے بچانا، (وغیرہ) اور انہیں ثواب بھی اسی اہمیت کے پیش نظر ہی ملتا ہے۔

امام حسن عسکریؑ سے ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ فرمایا؛

---

۱) بحار الانوار، ج ۲، ص ۶

”تَأْتِي عُلَمَاءُ شِيعَتِنَا الْقَوَّامُونَ بِضُعَفَاءِ مُحِبِّينَا وَ أَهْلِ وَلَايَتِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ الْأَنْوَارُ تَسْطَعُ مِنْ تِيجَانِهِمْ عَلَى رَأْسِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ تَاجُ بَهَاءٍ قَدِ انْبَثَّتْ تِلْكَ الْأَنْوَارُ فِي عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ وَ دُورُهَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِمِائَةِ أَلْفِ سَنَةٍ فَشُعَاعُ تِيجَانِهِمْ يَنْبَثُّ فِيهَا كُلِّهَا فَلَا يَبْقَى هُنَاكَ يَتِيمٌ قَدْ كَفَلُوهُ وَ مِنْ ظُلْمَةِ الْجَهْلِ أَنْقَذُوهُ وَ مِنْ حَيْرَةِ التِّيهِ أَخْرَجُوهُ إِلَّا تَعَلَّقَ بِشُعْبَةٍ مِنْ أَنْوَارِهِمْ فَرَفَعَتْهُمْ إِلَى الْعُلُوِّ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمْ فَوْقَ الْجِنَانِ

ترجمہ۔قیامت کے دن ہمارے وہ شیعہ علماء جو ہمارے کمزور محبوں اور اہل ولایت کی تقویت کرتے تھے،اس حال میں وارد ہوں گے کہ ان کی پیشانیوں سے ایک نور ساطع ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کے سر پر ایک خوبصورت تاج سجا ہوگا اور یہ نور پورے میدان محشر میں پھیلا ہوا ہوگا اور یہ نور تین سو ہزار سال کی مسافت کے فاصلے تک پھیلا ہوا ہوگا۔اور ان کی پیشانیوں کے نور کی شعاعیں میدان محشر میں پھیلی ہوئی ہوں گی۔اور جن لوگوں کی انھوں نے کفالت کی ہوگی اور جن کو انھوں نے جہالت کی تاریکیوں ،اور گمراہی کی سرگردانی سے نکالا ہوگا،ان انوار کے ایک حصے کا تعلق ان سے بھی ہوگا۔اوران کے مقام بلند کیا جائے گا یہاں تک کہ انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔۔

یہ(غیبت کبریٰ کا)دور صرف علماء کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ ہر وہ شخص جو مومنین کی مدد اور نصرت کی طاقت رکھتا ہے(وہ اس کا اجر حاصل کرسکتا ہے)۔امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ایک حدیث میں ہے

”مَنْ أَعَانَ مُحِبّاً لَنَا عَلَى عَدُوٍّ لَنَا فَقَوَّاهُ وَ شَجَّعَهُ حَتَّى يَخْرُجَ الْحَقُّ الدَّالُّ عَلَى فَضْلِنَا بِأَحْسَنِ صُورَتِهِ وَ يَخْرُجَ الْبَاطِلُ الَّذِي يَرُومُ بِهِ

۱) بحارالانوار، ج۲۔ ص۷

أَعْدَاؤُنَا و دَفْعَ حقِّنَا فِي أَقْبَحِ صُورَةٍ حَتَّى يُنَبِّهَ الْغَافِلِينَ وَ يَسْتَبْصِرَ الْمُتَعَلِّمُونَ وَ يَزْدَادَ فِي بَصَائِرِ هِمُ الْعَالِمُونَ بَعَثَهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَعْلَى مَنَازِلِ الْجِنَانِ وَ يَقُولُ يَا عَبْدِيَ الْكَاسِرَ لِأَعْدَائِي النَّاصِرَ لِأَوْلِيَائِي الْمُصَرِّحَ بِتَفْضِيلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ أَنْبِيَائِي وَ بِتَشْرِيفِ عَلِيٍّ أَفْضَلِ أَوْلِيَائِي وَ يُنَاوِي مَنْ نَاوَاهُمَا وَ يُسَمِّي بِأَسْمَائِهِمَا وَ أَسْمَاءِ خُلَفَائِهِمَا وَ يُلَقِّبُ بِأَلْقَابِهِم۔۔۔

ترجمہ۔ جو شخص ہمارے محب کی ہمارے دشمن کے مقابلے مدد کرے اور اس کو قوت اور شجاعت دلائے یہاں تک کہ وہ مطلب حق کو اس احسن انداز میں پیش کرے کہ جس سے ہماری فضیلت ثابت ہو، اور جو بات ہمارے دشمن نے ہمارے حق کے خلاف اپنے دفاع میں بیان کی ہو اس کو اس بری شکل میں پیش کرے تا کہ غافل لوگ متوجہ ہو جائیں، علم کے متلاشیوں کو بصیرت حاصل ہو جائے، اور اہل علم کی بصیرت میں اضافہ ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بروز قیامت جنت کے اعلیٰ ترین مقام پر متمکن فرمائے گا۔ اور (اللہ تعالیٰ اس کو فرمائے گا) اے میرے بندے۔ اے میرے دشمنوں کی شان وشوکت کو توڑنے والے، اے میرے دوستوں کی مدد کرنے والے۔ میرے انبیاء میں سب سے افضل نبی محمدؐ کی فضیلت کو ثابت کرنے والے۔ اور میرے تمام اولیاء میں سے افضل علی علیہ السلام کی فضیلت ثابت کرنے والے۔ اے ان دونوں سے دشمنی رکھنے والوں کے دشمن۔ اور ان کے اور ان کے خلفاء اور جانشینوں کے ناموں پہ (اپنے بچوں کے) نام رکھنے والے۔ اور ان کے القاب پر اپنے القاب رکھنے والے۔۔۔،

۱) بحارالانوار، ج ۲۔ ص ۱۰

سترہویں ذمہ داری: شرعی حقوق کی ادائیگی

ان حقوق سے مراد مالی حقوق ہیں جو مکلف پر واجب ہوتے ہیں۔
جیسے خمس وزکوٰۃ وغیرہ اور امام ولی عصرؑ نے اپنی ایک توقیع مبارک میں بھی اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ

"نَحْنُ نَعْهَدُ إِلَيْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ الْمُخْلِصُ الْمُجَاهِدُ فِينَا الظَّالِمِينَ أَيَّدَكَ اللّٰهُ بِنَصْرِهِ الَّذِي أَيَّدَ بِهِ السَّلَفَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا الصَّالِحِينَ أَنَّهُ مَنِ اتَّقَى رَبَّهُ مِنْ إِخْوَانِكَ فِي الدِّينِ وَ خَرَجَ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ مُسْتَحِقُّهُ كَانَ آمِناً مِنَ الْفِتْنَةِ الْمُظِلَّةِ وَ مِحَنِهَا الْمُظْلِمَةِ الْمُضِلَّةِ وَ مَنْ بَخِلَ مِنْهُمْ بِمَا أَعَارَهُ اللّٰهُ مِنْ نِعْمَتِهِ عَلَى مَنْ أَمَرَهُ بِصِلَتِهِ فَإِنَّهُ يَكُونُ خَاسِراً بِذَلِكَ لِأُولَاهُ وَ آخِرَتِهِ۔

ترجمہ۔اے ہمارے مخلص دوست اور ہمارے حق میں ہونے والے ظلم کے خلاف جہاد کرنے والے، اللہ آپ کی تائید اپنی مدد ونصرت کے ذریعے ایسے ہی فرمائے جیسے اس سے قبل اس نے ہمارے صالح دوستوں کی مدد کی ہے۔ہم آپ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ آپ کے دینی بھائیوں میں سے جس نے تقویٰ الٰہی اختیار کیا اور اس کے ذمہ وجوہات شرعیہ (خمس، زکوٰۃ وغیرہ) جو مال ہو اس نے وہ مال مستحقین تک پہنچا دیا تو وہ تباہ کن فتنہ اور تاریکی و مشقت سے امن میں رہے گا۔اور جس نے بخل کیا اور اللہ نے اس کو جو نعمتیں عطا کر رکھی ہیں اس میں سے اس نے ان (مستحقین پر) خرچ نہ کیا جن پر خرچ کرنے کا اس نے حکم دے رکھا ہے تو وہ شخص دنیا میں بھی نقصان اٹھائے گا اور آخرت میں بھی نقصان اٹھائے گا۔

---

۱) امام عصرؑ کی ایک توقیع شیخ مفید سے متعلق ہے جس میں امامؑ نے انہیں "الاخ السدید، ولولی الرشید، الشیخ المفید، ابی عبداللہ محمد بن النعمان ادام اللہ اعزازہ" کے الفاظ سے مخاطب فرمایا ہے

اٹھارہویں ذمہ داری: زمانہ غیبت میں قساوت قلبی سے بچنا

بسا اوقات طویل انتظار اور امامؑ کے ذکر کی قلت کی وجہ سے انسان کا دل سخت ہوجاتا ہے۔جبکہ ہمارا مطلوب اور ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے دل کی نرمی کو محفوظ رکھیں اور جو چیزیں دل کی سختی کا باعث بنتی ہیں ان سے دوری اختیار کی جائے۔

ابوجعفر ثانی یعنی امام جواد علیہ السلام اپنے آباء طاہرین کے واسطہ سے حضرت علی علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا۔

''لِلْقَائِمِ مِنَّا غَیْبَةٌ أَمَدُهَا طَوِیلٌ كَأَنِّی بِالشِّیعَةِ یَجُولُونَ جَوَلَانَ النَّعَمِ فِی غَیْبَتِهِ یَطْلُبُونَ الْمَرْعَی فَلَا یَجِدُونَهُ أَلَا فَمَنْ ثَبَتَ مِنْهُمْ عَلَی دِینِهِ وَ لَمْ یَقْسُ قَلْبُهُ لِطُولِ أَمَدِ غَیْبَةِ إِمَامِهِ فَهُوَ مَعِی فِی دَرَجَتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ قَالَ ع إِنَّ الْقَائِمَ مِنَّا إِذَا قَامَ لَمْ یَكُنْ لِأَحَدٍ فِی عُنُقِهِ بَیْعَةٌ فَلِذَلِكَ تَخْفَی وِلَادَتُهُ وَ یَغِیبُ شَخْصُهُ۔

ترجمہ۔''ہمارے قائم غیبت اختیار کریں گے جس کی مدت بہت طولانی ہوگی۔اور(گویا) زمانہ غیبت میں شیعہ چراگاہ کی تلاش میں اپنے جانوروں کو ہنکاتے پھررہے ہیں مگر انہیں چراگاہ نہیں مل رہی۔آگاہ رہو۔ہمارے شیعوں میں سے جو اپنے دین پر ثابت قدم رہا اور اس کا دل اپنے امامؑ کی طولانی غیبت کی وجہ سے سخت نہ ہوا تو وہ بروز قیامت میرے ساتھ اور میرے درجہ میں ہوگا''۔[۱]

پھر فرمایا۔''جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو اس وقت کسی بھی شخص کی بیعت ان کی گردن پہ نہیں ہوگی۔اسی لئے ان کی ولادت مخفی ہوگی اور وہ غیبت میں رہیں گے''[۲]

---

۱) الاحتجاج، الطبرسی، ج۲،ص۳۲۵

۲) بحارالانوار، ج۵۱۔ ص۱۱۰

دل کو کیسے نرم رکھا جائے۔؟

ہم یہاں پہ (موضوع کی) مناسبت سے ان امور کو ذکر کرتے ہیں جو دل کو نرم رکھنے میں ممدومعاون واقع ہوسکتے ہیں۔

۱۔امام عصر کی یاد میں مجالس ومحافل کا اہتمام کرنا اور ان مجالس میں حاضر ہونا جن میں امام عصرؑ کا ذکر کیا جاتا ہے اور امام عصر کی محبت کا باعث ہیں رسول اللہؐ سے منقول ایک حدیث میں وارد ہوا کہ

”مَنْ أَحْيَا لَيْلَةَ الْعِيدِ وَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوب“

جس نے عید کی رات ،اور پندرہ شعبان کی رات کو شب بیداری میں بسر کرے تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔

۲۔علماء سے ہم نشینی۔لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ

”يَا بُنَيَّ جَالِسِ الْعُلَمَاءَ وَ زَاحِمْهُمْ بِرُكْبَتَيْكَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحْيِي الْقُلُوبَ بِنُورِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْأَرْضَ بِوَابِلِ السَّمَاءِ

اے بیٹے! علماء سے ہم نشینی کروان کے سامنے دوزانو ہوکر (ادب سے) بیٹھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور سے دلوں کو زندہ کر دیتا ہے جس طرح تیز بارش سے زمین زندہ ہوجاتی ہے۔

۳۔قبور کی زیارت۔قبروں کی زیارت کرنا اور ان کے پاس جاکر آخرت کے بارے میں غور وفکر کرنا جیسے امیر المومنینؑ سے ایک حدیث نقل ہوئی کہ جب آپؑ ایک قبرستان کے پاس سے گذر رہے تھے تو فرمایا۔

---

۱) وسائل الشیعۃ۔ج ۷،ص ۴۷۸

۲) میزان الحکمۃ۔ ج ا،ص ۴۰۲

''السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ خَلَفٌ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَمَّا الْمَسَاكِنُ فَسُكِنَتْ وَ أَمَّا الْأَزْوَاجُ فَنُكِحَتْ وَ أَمَّا الْأَمْوَالُ فَقُسِمَتْ هٰذَا خَبَرُ مَا عِنْدَنَا فَلَيْتَ شِعْرِي مَا خَبَرُ مَا عِنْدَكُمْ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ إِنْ نَطَقُوا لَقَالُوا وَجَدْنَا التَّقْوٰى خَيْرَ زَادٍ''

اے قبروں میں بسیرا کرنے والو! تم پر سلام ہو تم ہمارے اسلاف ہو اور تمہارے خلف و جانشین ہیں اور ہم انشاء اللہ عنقریب تمہارے ساتھ آملیں گے۔ تمہارے گھروں میں دوسرے لوگ سکونت اختیار کر چکے ہیں، تمہاری بیویاں (دوسرے مردوں سے) نکاح کر چکی ہیں، تمہارے اموال (تمہارے ورثا آپس میں) تقسیم کر چکے ہیں۔ ہمارے پاس (تمہارے لئے) یہ خبر تھی، کاش کہ میں جان سکتا تمہارے پاس بھی ہمارے لئے کوئی خبر ہے۔؟ پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ اگر انہیں بولنے کی اجازت ہوتی تو یقینا یہ کہتے کہ ہم نے تقویٰ کو بہترین زادراہ پایا ہے۔[1]

۴۔ محتاجوں کی اعانت، اوران پر شفقت کرنا۔ رسول اللہؐ سے ایک حدیث روایت ہوئی ہے جس میں ایک آدمی نے آنحضرتؐ سے قساوۃ قلبی یعنی دل کی سختی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا:

''اذا اردت ان یلین قلبك فاطعم المسکین وامسح راس الیتیم''[2]

جب تم یہ چاہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے تو مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، اور یتیموں کے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھرو۔

---

۱) میزان الحکمۃ۔ ج ۲، ص ۱۲۰۰

۲) میزان الحکمۃ۔ ج ۳، ص ۲۶۱۵

سوالنامہ
غیبتِ امام زمانہؑ میں منتظرین کی ذمہ داریاں

(1) یہ حدیث کس معصومؑ سے نقل ہوئی ہے؟

"مہدیؑ میری اولاد میں سے ہوں گے ان کا نام میرے نام پر اور ان کی کنیت میری کنیت پہ ہوگی۔"

(الف) امام علیؑ (ب) امام حسینؑ (ج) رسول خداؐ

(2) امام محمد باقرؑ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی معرفت سے کیا مراد ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ کے وحدہ لا شریک ہونے اور اس کے رسولؐ اور آئمہ ہدیٰؑ کی تصدیق کرنا

(ب) علی علیہ السلام کی ولایت کی تصدیق کرنا۔ (ج) ہر دو

(3) زیارت آل یسٰین میں "باب اللہ" کس کو کہا گیا ہے۔؟

(الف) اہل بیت علیہم السلام کو (ب) ملائکہ کو (ج) حضرت حجتؑ کو

(4) رسول خداؐ نے زمانہ غیبت میں امام زمانہؑ کے نور ولایت سے روشنی اور فائدہ حاصل کرنے کو کس سے تشبیہ دی؟

(الف) چودھویں کے چاند سے (ب) ستاروں سے

(ج) سورج سے جب وہ بادلوں کے پیچھے چھپا ہوا ہو

(5) اہل بیتؑ سے محبت کے ساتھ ساتھ امت پر اور کیا حق ہے؟

(الف) ان پر صلوات بھیجنا (ب) ان کے لئے دعا کرنا

(ج) ان کے دشمنوں سے برأت و بیزاری

(6) امام صادقؑ کے فرمان کے مطابق کون سا شخص امام زمانہؑ کا منتظر ہے؟

(الف) متقی و پرہیزگار (ب) بہترین اخلاق رکھنے والا (ج) ہر دو

(7) کتاب "وظیفۃ الانام فی غیبۃ الامام" کے مصنف کون ہیں؟

(الف) شیخ صدوقؒ (ب) علامہ ابوالحسن اصفہانیؒ

(ج) مرزا محمد تقی موسوی الاصفہانیؒ

(8) حقیقی توبہ کی شرائط کیا ہیں؟

(الف) گناہ پر نادم ہونا، ترک گناہ، حقوق کی ادائیگی

(ب) زبان سے استغفراللہ کہتے رہنا، صغیرہ گناہ انجام نہ دینا (ج) ہر دو

(9) امام کاظمؑ کو کس خلیفہ نے قید میں رکھا؟

(الف) مامون الرشید (ب) امین الرشید (ج) ہارون الرشید

(10) امام علی نقیؑ کو کس مقام پر قید میں رکھا گیا؟

(الف) کاظمین (ب) بغداد (ج) سامرا

(11) مرابطہ کسے کہتے ہیں؟

(الف) امامؑ سے ارتباط رکھنا (ب) امامؑ کی راہ میں خیرات دینا

(ج) دین و وطن اور امامؑ کے ظہور کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا۔

(12) روایات کے مطابق کون سی آنکھ کو آتش جہنم نہیں چھوئے گی؟

(الف) خود خدا سے گریہ کرنے والی آنکھ

(ب) راہ خدا میں حفاظت کے لئے جاگنے والی آنکھ (ج) ہر دو

(13) بنی اسرائیل کی قوم نے نبی خداؑ کی آواز پر کتنی دفعہ لبیک کہا؟

(الف) تین سو دفعہ (ب) سو دفعہ

(ج) تین سو تیرہ دفعہ

(14) روایات کے مطابق اس آیت میں " "رابطوا" " سے کیا مراد ہے ۔؟یاایھاالذین امنوااصبرواوصابرواو رابطوا۔

(الف) آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ارتباط رکھنا

(ب) امام کے ظہور کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا (ج) ہر دو

(15) یہ کس دعا کے کلمات ہیں؟ اللھم اکشف ھذہ الغمۃ عن ھذہ الامۃ

(الف) دعائے ندبہ (ب) دعائے فرج (ج) دعائے عہد

(16) علیؑ کے فرمان کے مطابق افضل ترین عبادت کیا ہے؟

(الف) صبر کرنا (ب) ظہور حضرت حجتؑ کا انتظار کرنا (ج) ہر دو

(17) زمانہ غیبت کبریٰ میں نائب خاص کا دعویٰ کرنے والوں کے بارے میں امام کی طرف سے .... صادر ہوئی؟

(الف) تحریر (ب) وصیت (ج) توقیع

(18) علی بن محمد سمری کو امام زمانہؑ نے اپنی توقیع میں کتنے دن بعد ان کی وفات کی خبر دی؟

(الف) دس دن (ب) 20 دن (ج) 6 دن

(19) دعبل خزاعی نے کس امامؑ کے حضور قصیدہ پڑھا؟

(الف) امام صادقؑ (ب) امام کاظمؑ (ج) امام رضاؑ

(20) کن وجوہات کی بنا پر انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے؟

(الف) طویل انتظار (ب) امامؑ کے ذکر کی قلت (ج) ہر دو

جواب نامہ انعامی مقابلہ

(غیبتِ امام زمانہؑ میں منتظرین کی ذمہ داریاں)

نام:..

ولدیت:..

عمر:.. تعلیم:..

پیشہ:.................................... پتہ:..

....

فون/موبائل:.................................. ای میل:..

سوال نمبر	الف	ب	ج
1			
2			
3			
4			
5			
6			
7			
8			
9			
10			
11			
12			
13			
14			
15			
16			
17			
18			
19			
20			

شرائط:

۱) سوالات کے جوابات فقط کتابچہ میں موجود متن کے مطابق ہی قابل قبول ہوں گے۔

۲) فقط ایک خانے میں نشان لگائیں، دو خانوں میں نشان لگانے سے جواب غلط شمار کیا جائے گا۔

۳) اس جواب نامہ کی فوٹو کاپی بھی قبول کی جائے گی۔

۴) اس حصہ پر جواب تحریر کرنے کے بعد علیحدہ کر کے بھیجیں۔

نوٹ: جواب نامہ **بھیجنے کی آخری تاریخ یکم نومبر** 2013ء ہوگی۔

☆ جواب نامہ بذریعہ ڈاک یا مندرجہ ذیل ای میل پر سکین (Scan) کر کے بھیج سکتے ہیں۔

☆ جوابات درج ذیل ایڈریس پر بھیجیں:

المہدیؑ ادارہ تربیت اسلامی آئی ایس او پاکستان
المصطفیٰ ہاؤس 5 مسلم ٹاؤن موڑ وحدت روڈ لاہور
ای میل:almahdi.isopak@gmail.com
رابطہ نمبرز:0333-6622772,0346-6135717
042-35187214